

بفضلہ نسف  
سبحان شہین فرہاد

حکو  
CHECKED 1987

شاعر کتب جناب شیخ عبا و اللہ صاحب نج عت بآول نے

بکمال محنت و عرق ریزی تالیف کیا او

شیخ محمد عبدالعزیز نے بنیال خالفت حق تالیف سبک زہرہ شہین کی

Checked  
1987

اپنے

مطبع غزنی آف کاپیٹون ج طبع کیا

قیمت فجلد ۱۰۰ روپے

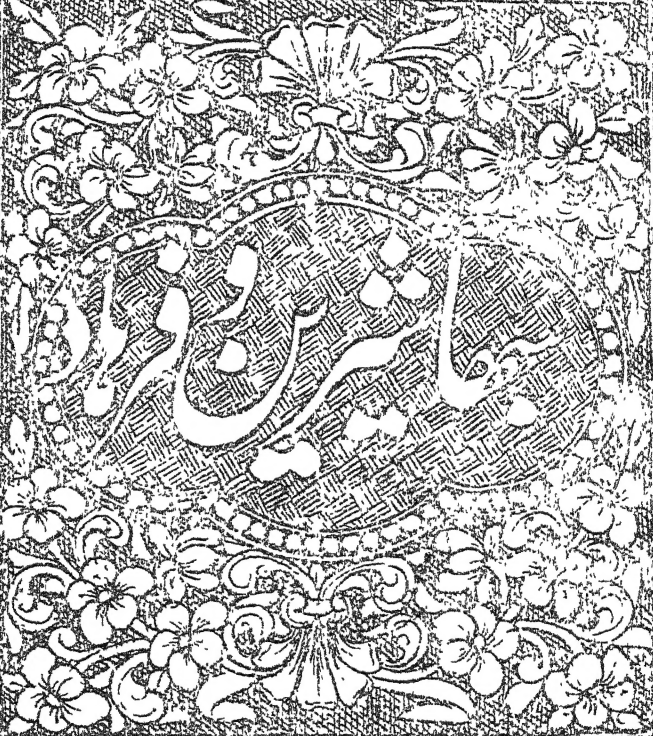
# فہرست کتب قصص دو اولین فیہ موجود و دکان محمد عبدالغفور واقع کانپور متھاجرک

ہماری دکان پر گزشتہ کتب موجود ہیں جنکی واقفیت صاحبان فرمائش کو بروقت تعمیل فرمائیں بجز بلی تمام جو جاتی ہے ضرورت بیان نہیں تاہم منظر سہولت صاحبان فرمائش چند کتب کی فہرست درج ذیل ہے صاحبان فرمائش کو مناسب کہ فرمائیں یہ کتابیں متاثر کریں مسئلہ اس دکان اور کارخانہ کائنات صاف اور قیمتیں بھی دیکھ کارخانہ نجات و جان سے کھایت ملو مارتی ہے فرمائش کی تعمیل میں دیر نہیں ہوتی بل ویدلی ایل ویدلی پاپل و انہ ہوتا

نام کتاب	نام کتاب	نام کتاب	نام کتاب
الف لیلہ بالتصویر	دہستان امیر جزہ بالتصویر	طوطا کمانی	آرٹس محفل لیلیٰ جلد
ایضاً کاغذ گلابی تنکا	طلمس ہوش رباوتان	گل و صنوبر	گنجینہ فراغت
ایضاً رسمی	امیر جزہ نمیک عبارت طوطا	طوطا نامہ مہ قصہ امیر ابوالخیر	ترجمہ التوحید ایزدی سنگشت
ترجمہ انخوان الصفا	قصہ اولیٰ و لیڈیر	قصہ روسی زمیندار	نامک منی دینی مردن
قصہ عجائب جلی ظم	نور زمرع	نورتن	بائینہ عصمت
ایضاً بالتصویر	بستان مکت ابوالواری	قصہ اگر گل	ہندی نامہ طبل اولیٰ و
ایضاً خرد	قصہ سیاہ پوش	بیٹا لکھی	الف لیلہ نظم چار جلد
سروش سخن	قصہ مقبول	گل بکاولی	سودا گریچہ
طلمس حیرت	قصہ جدید	سیر مقبول	قصہ باہی گیر
باغ و بہار	قصہ آزاد و طبل اولیٰ و	قصہ گوپی چند بھر خری	قصہ عجیبہ
طلمس فصاحت	ایضاً کاغذ رسمی	قصہ بابر و شیطان	قصہ مقصور
آرٹس محفل بالتصویر	چار گلزار	لطائف ہندی چٹکے لطیف	قصہ شاد روم
ایضاً رسمی کاغذ	قصہ زارہ شمشیری	قصہ ماہ رمضان	قصہ شاد مین
ایضاً بقیہ تصویر	جادوہ التخییر	قصہ قاضی جرنیل	انوار سبیلی نظم و مدح جلد
مقبول مختلفہ نظم و	سنگا سنج تہیسی	باغ نمنا بوسی جلد	سنگا سنج تہیسی نظم

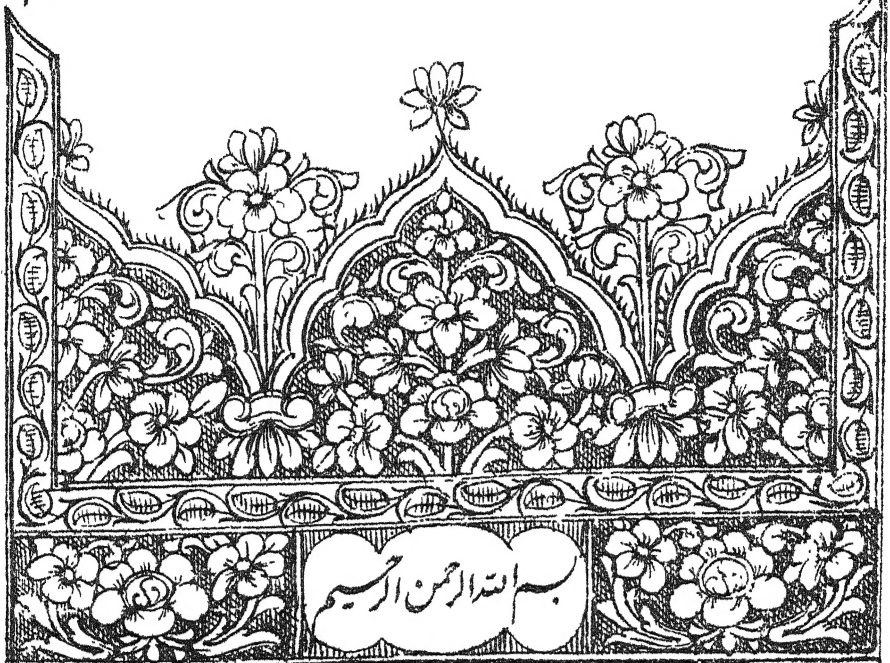
بسم الله الرحمن الرحيم  
الحمد لله الذي جعل القرآن الكريم  
موسمًا من موسمي القرآن الكريم

نسخه از حیدر خان طبرستان تصنیف شد در سنه ۱۲۰۰  
میلادی و در شهر تبریز در روز ۱۰ محرم الحرام



سب فرائش نشی قلیق بهادر و حافظ عبد الشافان با تمام محمد عبد العزیز

بسم الله الرحمن الرحيم  
الحمد لله الذي جعل القرآن الكريم  
موسمًا من موسمي القرآن الكريم



بسم اللہ الرحمن الرحیم

دو ہرہ

چو بولہ پیچ تعریف مہالچ  
دیوانت بدیا بزن کرنی گت آپار  
منا لال عروج پر شاہ دیوانہ  
لگن بخت سبھ بی پردانی اوتار

بروانی اوتار سورن کے جگ پت ہاری مین  
کہ داتا ہی کبھیو ادنہ کر مہی ہے دعا ہاری  
مہاراج راجنکے وہ سوج پر شاہ دیوانہ مین  
کہ داتا جی ملکونین رہے نام کوٹھیاں نئی جاری  
ہولی مین رنگل سکا کیلو خواہش ہی رہی  
داستان شیرین کی مجھے کہنے لگے کہ پیاری ہی

غزل

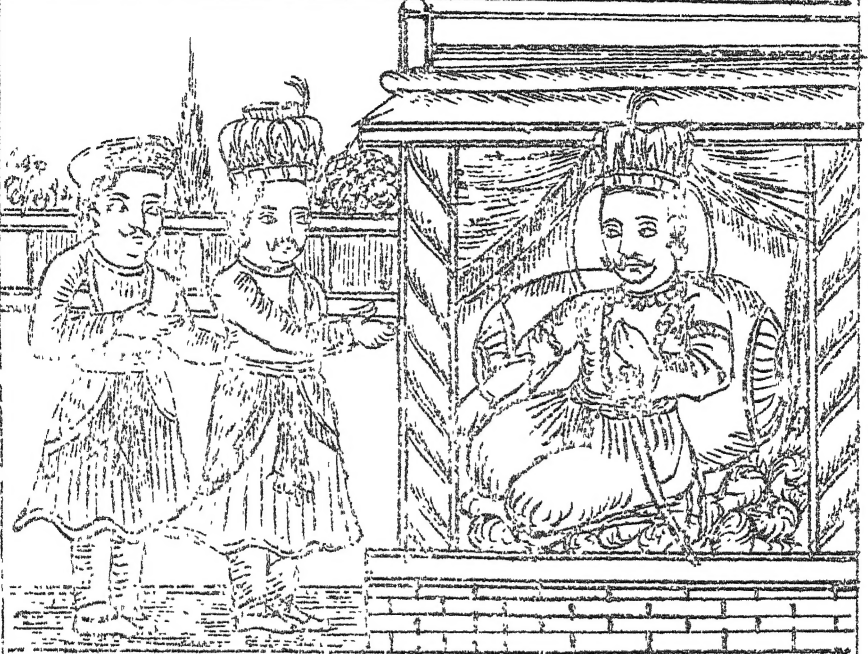
یہ عمل کسی شوکت کا ہوا نہیں مین  
لی ہونے کیونکہ نہ نچست اور سکا سب پر  
زبان واہ واکر ہی ہی دہن مین  
مہورت جہم کی پڑی سبھ لگن مین  
یہی بلبلین نغمہ زن مین جہن مین  
گھرے چندرمان جطر جگن مین  
لگاتا ہے بٹہ وہ اپنے چلن مین  
ریشیوں کی حست ہو اپنی وطن مین  
سدا دشمنوں کا رہے رنگ فق دن  
کھڑا بنے جو کوئی آتا ہے آگے  
زما نے مین اس گھر کی نیک بروہی



خدا کے کرم کا اوٹھا ابر بادل		برسنے لگا آب رحمت چمن دین	
دو ہرہ			
چو بولہ حمد		دھوکہ دو دھوکہ اور قند سے اپنی تلخ زبان	
شیریں اور سہ یاد کا قصہ کروں بیان		بارستیں لایا	
قصہ کروں بیان قلم کا تیشہ آج ادھاتا ہوں		نہر کھودے کو شیریں کی کوہ ستون پر جاتا ہوں	
بتا دی سنگ تراشی کی چٹھیر حجاز مجھے		دکھایا وحشت لڑنیا ادجار مجھے	
دکھا دی راہ تو اپنی کرم کی اڑتی مجھے		نظر ٹپے ہی یہ مضمون کا اک یہاں مجھے	
تیرے بھروسے سے داتا اوس بت کر چھپا ہوا		زہر یار کا دیا ہوا میٹھے کے لایح کھاتا ہوں	
غزل			
زبان پہ حمد کا جاری ترافسانہ ہو		جو تو ہے دوست تو کیا غم عدو زمانہ	
مجھے یہ طبع کے تیشہ کو آزمانا ہو		کہ نہر کھود کے کوہ ستون سے لانا ہو	
مدد سے تو میری طبع رسا کو یا سونے		کہ سوی کوہ مضامین قلم روانہ ہو	
نہ تلخ عمر آئی ہو درد و محنت میں		کہ زندگی کا زمانے میں کیا ٹھکانا ہو	
گناہگار نہو جھوٹ بول کر بادل		خدا کے روبرو محشر میں سہ دکھانا ہو	
آغاز داستان عرض کرنا وزیر کا حال ملک میں کا بادشاہ اپنے سے			
دو ہرہ			
وزیر کا		شاہ کے آگے عزت ہو اور جان کی سب نجات	
جان بخشی ہو گرمی تو عرض کروں اک بات		بادشاہ سے	
عرض کروں اک بات جو ملک میں کی شہزادی		اپنی راج ہی تنہا کرتی جہاں ملک آبادی ہے	
کہ شاہی صوہرت اور شیریں نہیں اوسکی ثانی		اگر بیان کروں میں اوسکا تو ہو طول کسی	
تمام ملک آبادی اوسکا نہیں کوئی فریادی ہے		آپ حکومت کرتی ہو اور کرتی نہیں ہ شادی ہے	
داورہ وزیر کا			
پاکون شاہی جان کی نجات خبر سناؤں پیاری			

ایسے کا مالک ایک مجسمہ طرہ ہو  
عورت کی فوج سب کے رین اور سکے  
تم بن نہیں کوئی بادل کا چنگین

اک عورت ہر کرتی دن رات انکی حکومت ساری  
وہی عورت ہیں سچا اور سوار گھوڑہ کی کرتی ساری  
میرزا تاج ہرستہ تیرے ہاتھ رکھے تو لاج ہمار



دوہرہ

جواب دینا

ای وزیر تری بات کا کیونکر جو سب سے یقین  
سننے سنا نہیں آسکا ایسا مالک کین

بادشاہ کا وزیر کو

ایسا ملک کین نہیں جہین کرین عورتیں تاج  
شاہیون (اور حنی کین اور ہی چور آج  
چار دربار حکومت ہو شاہو کو لاج کی  
نام بتا کیا اوسکا ہے کسی بیٹی کھلاتی ہے

خبر حکومت ملی ہو سکی جہین صاحب تاج  
مالک گمان یہ عورت ہو دیکھت تاج کی  
قابل چنبھ گئے ہو تری بات تاج کی  
بات یہ ہو دیوانہ کی سہم نہیں چہر آتی ہر

دوہرہ

جواب دینا

شیریں اوسکا نام ہے ہے وہ غیرت ہو  
اوسکے فعل کی باندیان پریان بن مشہور

وزیر کا خضر کو

پریان بن مشعوری بن پرکی وہ کاتی ہیں خدا کا فضل ہی پیرونگا اوسے پایا ہے کسی نے حسن بہا نہیں خایا پایا ہے سیلی اور زلیخا اگر اے سکو نذر دکھاتی ہیں	راجہ اندر کی پریان گھر اسکے ہجرت گاتی ہیں کھلو نا پر یون کا رب نے اسے بنایا کہ آفتاب نے دیکھا اس کو رشک کیا اندر اس کی پریان اگر اس کی بانوں باقی ہیں
---	--

دو ہرہ

شیرین کے گرسن سے ایک جہان ہو ماند وہ جو رشک بھری تو میں بھی ہوں اک ماند	جواب دینا بادشاہ کا وزیر کو
--	--------------------------------

میں بھی ہوں اک چاند بادشہ تبین پہنچا کر وہ ماہ میں ہوں کہ خورشید نہ چھینا کر ہمارے آگے تو شیرین کا تو کرنا کر دیکھو ہماری موت کو ہے ملک شہرنا کر	سام نہ پا لہو کی دینے میرے گھر گھر سلیمان تخت کو پایہ مرے اٹھاتا کر عجب ہے ذرہ کو خورشید تو بناتا کر نزدکھا نیکیو میری جنت کے سیکو لاتے ہیں
---	--

لاؤنی بادشاہ کی

پڑھتا کیا شیرین کی شان نہ لیتا ہے وہ نہ تابان اتوں میں بھی بکشان	ارے عاقل مت ہونا دان ارے جو دہت بر نادان اتوں میں ہوں انا بابا جان
---	---

دو ہرہ

دو ملی میں جنون ہوں کچھ فرقی نہیں بنا جدا مجھ کو اسکوست جان دشمن وہ ملی میں عاشق زار اگر ہوں شیدا ہر جا	وہ شیدا میری ہوگی میں اسکا عاشق زار ارے عاقل مت ہونا دان ارے نادان بہت مت ہار رشکاری میں میرا شکار
---	--

دو ہرہ

روز اول سے جوڑا میرا بنا دیا کرتا بگے دشمن جیتا میدان	رام غلام اور گلو گاوین دونی ہو بہار ارے عاقل مت ہونا دان
--	---

جواب دینا اگرچہ ہوا بادشہ خطا نہ کیجے معاف	سچ ہے میری عرض یہ ہمیں نہیں خلاف وزیر کا بادشاہ کو
---	---

خطانہ شیخے معاف دار پر تو مجھکو کھجوا دینا پر یون میں او سکوحسن کی ان ہوم دھام ہو او سکی نازکی کا سنا جسے نام ہے پسٹی ہو جو ضرری المعام مجھے دلوادینا	جھوٹ بولنے کی مجھکو دربار میں خوب ستر دینا یوسف کی طرح او سکام زمانہ غلام ہے شادی کو بادشاہوں کا اتنا پیام ہے اور جھوٹا ہو جو قول میرا تو سولی دیکے مٹا دینا
--	---

لاؤنی وزیر کی

بادشہ میرا کست مان زمانہ میں ہی غیرت حور + برستا ہر چہرہ سحر نور	وہ شہزادی ہی پری سماں پری ہر ملکوں میں مشہو + جھوٹ نہیں کتا تیر حوض
---	--

دو ہرہ

بوٹا سا قد گلبدن اور نازک اندام ابھی ہے لڑکیاں کی بان دیوانہ او سپر صد شاہ + نہتے کھنڈی کی پاؤں	بیاد نہیں کرتی ہوا پنا شیریں او سکام وہ شہزادی ہے پری سماں کسی پر کرتی نہیں نگاہ + ہزاروں کمر غم میں تباہ
---	---

دو ہرہ

ملکوں میں او سکے حسن کی مچی ہو شاہادہ دم بھاگے دشمن ہو کر خیران	بادل کے مضمون نرالے لوگوں کو معلوم وہ شہزادی ہے پری سماں
--	---

دو ہرہ

سوال بان شاہ کا تاب تحمل کی نہیں دل کو میرے وزیر تیری باقون نے کیا کیا مجھے اسیر	وزیر سے
--	---------

دل بھنسنے عشق کے چند میں لونیند گئی آرام گیا انہی قریب دوس ملک کو اور پلکیر فوج میں چہرہ جاو بنا گئے اوس نہ لقا کو گھر بیٹھے کیا پاؤں لگا	ترب بادم سینے میں اب سچ گیا یا شام گیا ارد بھڑکرا اوس ماہ لقا کو اپنے بس میں آؤں جان لبون پر آجاو گی گھل گھل کر مر جاؤں گا
---	--

داورہ بادشاہ کا

کسی تاب رے تو نے کسی بات دل کو ہوئی بیکاری دیکھے بنا پڑا تیر نگہ کا میرے پیار میری کب کٹنے کی بت	زخم جگر نگا کاری
---	------------------

سنتے ہی جسکے لبون پر دم آیا	میرے نائب رہے کیونکر ہو حیات	اتنی تھی ذریت بھاری
ملنے کی او سکوت دبیر تباہی	کہے باول رہے یا لیچل تو سات	جو ہوئے رائے تمھاری

جواب زیر کا	دوہرہ	بادشاہ سے
	فوج کو عورت پر بڑھا کر ہو شہناہ حقیر اگر لڑائی ہر گئی تو بگڑ گئی قسمت دیر	

بگڑ گئی قسمت دیر بھاگتا پھر دو بھر ہو جاو لگا جرفوج او نہ پڑھاتی ہن وہ ابھا گوہن سپاہی وہ ہن جو سور و کھڑے آگے ہن بات بگڑ جاو لگی شاہ تخت اور تاج گنوا دیگا	نام باپ مین اپنے خسرو ناحق داغ لگا دیگا تمھارے بخت زبون اندونہین جاگوہن یہ وہ بھگڑے ہن جو عورتوں سے بھاگوہن خبر سے گاجو کوئی راہ وہ تھچھڑ چڑھ آوے گا
--	---

غزل	
یہاں پر نہیں فوج کا کام ہے کہ زن رو بروم دے ہن حقیر شہان سے لڑ کر تو حرم نہ کھو غلامی مین تیرے شہنشاہ چین اسی سے تو اس قدر مائل نہو	کہ شاہون مین تیرا بڑا نام ہے یہاں لڑنا مردوں کا کیا کام ہے خراب اس تردد کا انجام ہے تسلک پڑا روم سے شام ہے نہ انگار اسکا نہ پیغام ہے

دوہرہ	
جواب بادشاہ کا	میری رائے ابھی نہیں تو ہی بنا وزیر جس سے وہ شیریں ملے کرایسی تدبیر

کرایسی تدبیر جو تونے ولین اپنٹھانی ہو ایفراد کے زبں مجھ کو بقراری ہے سنی ہو جسے خبر او کی انتظار ہے ملو ادھے او سکو کسی طرح جو شہ آسانی ہو	محل ہو میرا اور مین ہوں بیٹھی شیریں لٹانی ہو جگر مین درد ہو اور لب پہ آہ وزاری ہو اب او کے غم سے خرابی مین جان رہی اور تباہی راہ مجھے دھجھکو بتلانی ہو
---	---

غزل زبانی بادشاہ کے	
---------------------	--



<p>سنا، اوسکا جا دو بھر نام سب سے یہ کچھ اور دن تو میرا پیٹ منجھے تجارت کے شے سے جالو وہاں میں کو میرے دکھانا اوسے اگر ٹپکنا میری الفت کجا جال</p>	<p>نہا بچپن دل کو نہ آرام ہے کہ یہ مشورہ ٹیک انجیم ہے یہ اقتدار اوسکے سلیہ دام ہے بھی زامہ ہے اور یہ پیغام ہے پکڑ لانا پھر کیا بڑا کام ہے</p>
دو ہرہ	
<p>جواب وزیر کا</p>	<p>بلا تصور چین کا بسکانہ نظم کچھ اوسے اوس سے مجھے تو اپنی بادشاہ سے</p>
<p>شہزادی تصویر مجھے جواد کو جا کر دکھلاؤں کہ شاہی بھرواد سے مجھے مال جواہر ہر ہوتی جی میں ہے دان جا کر اب میں جال کر کاٹھیا</p>	<p>اس جیسے وطن میں اوسکے سوا اگر نیکر جان نالا و شالے سے تجارت جس سے ہے ہوتی دکھلا کر تدبیر تری اوسکو اپنے دھم میں لاؤ</p>
دو ہرہ	
<p>جواب خسرو کا</p>	<p>جواہرات ہر قسم کا گھر ہے ماہنیر لیجا جو درکار ہو تجھ کو مال وزیر وزیر سے</p>
<p>مال تجارت کا وہ بھر جوتا منور نامی میں وزیر سے لیجا میری تصویر چہ شے کجائی تیرمیری تدبیر کا جدم اگر لگا نشاے میں</p>	<p>ہر اک طرح کی رقم بھری میرے توشہ خانہ میں وزیر سے گردیکھ کر اسکو طلبیت اوسکی آئی چال جو یہ حل گئی تو بازی بیت لی اسی بہا میں</p>
روانہ ہونا وزیر کا لباس سوداگری ارمن کو	
<p>دو ہرہ</p>	<p>صلب جازبت شاہ کے توشہ خانہ لھول گھوڑے لیے ایران کے جواہرات انول وزیر سے</p>
<p>جواہرات انول لیے اور شاہ کو بلی بدی بھری کہ داتا جی سوداگر بن چلا جازبنا بھرواد کے وضع وزارت کی بدلی اک کوٹھی وہاں کالی</p>	<p>خسر دی تصویر آئینہ کے صندوقچہ میں دھری کہ داتا جی ٹھہر ملک رس میں شیریں کے آکے دھوکا دینے کو شیریں کے تدبیر کہ ایسی کر لی</p>



خبر کرنا ہر کارہ کا شیرازی کو اسے سوداگر کے

بہر کارہ

اگر شیرازی ہوں سب بھڑی ہو درکار  
مال تجارت کا بھرے آیا اکی ٹھوٹار

دو ہرہ زیبانی

نام ترا سوداگر سنگد تیرے شیرازین کی ہے  
شیرازی رہی رکھنے او سکوا جاتی ہر حالت میں  
انسان ادکی بڑی کسی نے پار کیا دیکھنے کی

آیا اک تجارت مال ہر طرح کا بھر کر لایا ہے  
شیرازی ہی امن میں کوٹھی لی ہوا سونچا ہے  
قدرت اور باخلق کی جتنے ایسا جو کیا ہے

طالب کرنا شیرازین کا سودا اگر کہ اپنی وزیر زادی سے ذریعہ ہے

شیرازی

ادو وزیر زادی مری شیرازین جا  
جہ آتیا ایران سے سوداگر کو لا

دو ہرہ زیبانی

یہ کہ ملک میں جنس بیچنے کو وہاں آتا ہے  
کہ سناری بلایے ہمراہ نہ تو رہا ہے  
ہے سوداگر کوئی بڑا بہر تہہ جتنے پایا ہے

سوداگر کو جا کر لا جو مال تجارت لایا ہے  
کہ سناری سوداگر کو یہاں بغیر حرجت  
میرے ملک میں جتنے اپنا شور مچایا ہے

آنا شیرازین کو وزیر زادی کا پاس سوداگر کے

وزیر زادی کا

کی اسے جاو بھری دہان جا کر تقریر  
او تراخواہ جس جگہ تاجسد بنا وزیر

دو ہرہ

سوداگر کس شہر کے ہر دم کون دس سے آکر ہو سوداگر سے شہزادی نے تجھے مل گیا کرطیاری ہو ایتھیں پرے کے پن سے تھکو خوب کمائی ہو	مال تجارت کا بھر کر جو میرے شہر میں لائے ہو سوداگر سے مال کیگا فقیر تجھے ہو گا بھاری پاؤ گے تم نفع یہاں جو ساری عمر نیائی ہو
--	--



دو ہرہ

جواب ینا سواگر کا	اوس شہزادی کو تری کیا شے ہر دکار بلوائی ہے جو مجھے آج سرور بار	وزیر زادی کو
آج سرور بار ہے مجھ کو جو شہزادی بلوائی کہ چاروی ری تہلا دیو جس جے میں لیکر جان تو وزیر زادی ہے اوسکو بات بات میں سمجھاتی	بیرا موئی نسلم لیکر یا لیکر گھوٹا ہائی کہ بیاری ری ایسی تہا دیات جو قیمت یادہ پاو کبھی نہیں میں ادھر کو تیار راہ نہیں کیوں بتلائی	

دو ہرہ

جواب وزیر زادیکا	سوداگر میرے ساتھ چل لیکر اپنا مال لایا جو ایران سے ہیرا موئی نسل	سوداگر سے
بیرا موئی لال جا ہر ب تیرا بک جاوے گا قیمت سے بھی سہا تجھے میں قیمت خب لا دوں گی حسرت سے شہزادی سے میں جا کر تجھے لا دوں گی	جو پسند آویگا اوسکی قیمت دینی پاویگا اد شیرین کے آگے تیری غرت خوب بڑھا دوں گی جبے ہن سوداگر او پنے اونکا سیٹھ بنا دوں گی	

جو تو میرے ساتھ چلیگا اپنا مزہ اٹھا دینگا	گھر میں بیٹھا عیش کریگا اور عمر بھر کھاوے گا
جانا سوداگر کا ہمراہ وزیر زادی	دربار شہزادہ مین
اب جو تو کشتی پہی تو چلتا ہوں ساتھ	مال اور صندوق کو اپنے لیکر ہاتھوں تھ
لیکرا ہتھوں ہاتھ وہ سارا مال تجارت کا بھاری صورت میں اک امیر تھا خوش رو جوان تھا دربار جو کہ ڈیڑھ سی پہل مکان تھا روک کے دروازے پر اسکو بہت سی کی خاطر دیا	شیریں کے دربار میں آیا جہاں تھے حاضر درباری اندازا در طرز و زیور کی شان تھا شیریں کے حکم کا نہیں اسکو گمان تھا ہیشا کے کرسی پر اسکو حاضر کی نعمت ساری
عرض کرنا شیریں بو کا شیریں سے حال حاضر لانی سوداگر کا	
بھیجی ہو دربار میں کیوں تو چہرہ کیے اوداس جسکو تھا بلوایا تو نے اسکی ہون لانی پاس	
ادھی ہون لانی پاس جے تو نے بلوایا ہے موت میں خبر ہو جو ہیرت امیر ہے یوسف ایچ حسن کا یا بنظیر ہے خریدے سوداگر کی جو تو نے مال تنگیا ہے	مال تجارت کا بھر کر ایران سے جو بان لایا ہے شاید کسی وہ شاد کے گھر کا وزیر ہے لیکن کسی کے دام بلا کا امیر ہے ملکوں ملکوں تجھے پوچھتا ہے شہر میں آیا ہے
طلب کرنا شہزادی کا سوداگر کو آگے اپنے	
دوہرہ لاا اسکو میرے روبرو جسکو لانی ساتھ بھر لایا ہے مال جینے میرے ہاتھ	شہزادہ کا
نیچے میرے ہاتھ جنس سب عمدہ عمدہ دکھلاوے کہ بہناری جلد حاضر کر اسے ہی امید ہاری باہر بیٹھا کمان پر وہ کہہ میرے آگے آوے	جو تو بیٹھانے میں دیوے قیمت اسکی لیاوے کہ بہناری دلوا دوں گی اسے میں قیمت بھاری مال دکھا دو قیمت یاد سے ذرا نہیں دشت کھاوے
حاضر لانا وزیر زادہ کا سوداگر کو آگے شہزادی کے	
دوہرہ سب بابت آپکے کیا وہ خوشحال	جو لایا ایران سے یہاں نیچے مال وزیر زادہ کا

آگے تیرے حاضر ہے یہ بڑی دوری آیا ہر  
شہزادی ری خوشی کی جاؤ دلی امید بر آوے  
و آنا کا اب ہوا کر مچو تھو سے او سہ ملایا ہے

مال بیچنے کو اپنا جو یہ سودا گر لایا ہے  
شہزادی ری لیے ڈر رہا اگر تیرے من بھاؤ  
نام ترا سکر نہر او سے رنج و اہم او ٹھایا ہے



دو ہر

سوداگر سے

مال تجارت کا دیکھا کر قیست صافینا  
ہیکے کارن تھے اپنا چوڑا لکڑا لیران

سوان شیرین کا

جو میر سے د بار میں شجھو قسمت تیری لائی ہے  
سوداگر سے پوچھ کے ہو گئی دلی مطالب تیرے سناگر  
گلی لگی اور کو پے کو پے پھرتی مری دو ہائی ہے

عمر اس کے ان لب لباب مید تیری ابرائی ہے  
سوداگر سے پوچھ کے ہو گئی دلی مطالب تیرے سناگر  
گلی لگی اور کو پے کو پے پھرتی مری دو ہائی ہے

۶۶ ہر سستیر میں گما

شہنشاہی دیکھا کرے اولائی دے

مت ہستی تو چھپا کر اولائے دے  
ڈبا کھول کھارے اولائی دے  
کوئی ٹھہری سناگر ادنا نیو لے

دیکھو ن ایران سے کیا کیا لایا  
دیکھو ن کوئی کی زبان ہین کی  
راہ غلام اور چننا و اس کسین



دو ہرہ		
جواب شیرین	لال بدخشان کے ہکھلائی موعنی ماہ میسر اد چھپائے جبکی وکھلا حشر کی تصویر	سودا اگر کا
حشر کی تصویر چھپائی اور ہر اک شہر دکھلائی جھلکی دکھائے رکھ لی جو تصویر شاہ کی گو شکل نہایت کبھی تھی اوس شکار کی تیرنگہ کا دل پہ لگا اور عشق کی تھی برچی کھائی	چیر لید آئے جو اس کے قیمت پر بھی بتلائی شیرین کی اس چھلاؤ کو سنا تباہ کی دل کھا گیا تھا چوٹ پر تیرنگہ کی لگا پھر کئے دم سینے میں اور لبوں پر دان لائی	

اور ہر گنا سودا اگر کا

ارسی شاہزادی جو چاہے لے		
پاس ہمارے ہیرا موعنی	ہر اک لڑائی دکھا دی جو چاہے لے سارے بچیر سے ایران کے لایا جہاں کلمہ کے بل بل حساب و ن	تجھے قیمت بتا دی جو چاہے لے جن دھن سے کاما دی جو چاہے لے

دو ہرہ

جواب شیرین کا		
ہیرے موعنی لال سے جھکے ہوئی غوغی	چھپائی تو لے بیچ بتا ایسی ہے کیا چیز	سودا اگر سے
ایسی ہی کیا چیز بتا جرجان سے جھکے پیار جی ہا مشاق ہو رہے ہیں ہم اوس پیشاں کے پرویکے اوٹھیں جو اوس کو دیکھ جال کے کیا ہم کو نہیں سکتے تھے ایسی اوسکی بھاری	ہیرا موعنی لال دکھایا اوسکی پردہ دہائی ہر سہارا ہا ہی کیوں مجھے باتو نہیں لال کے تو نے چھپائی اب میری آگے کھال کے قاہو میں دل نہیں ہا چھین اب جان ہا ہی ہے	

غزل مسترا

جھکے دکھائیں اوس کے کرانہ نہیں جو کبھی نہ چھپا دیکھ کر اوسکی میں صورت بھی بد گئی تھی جھوٹا جان ان تری باتوں کا ہوتا ہر تھم بسکہ مال پر پوچھا کہ کو	تیری اوس مال کے ہم ایسے خریدائیں جو چھپتا ہر جھل لوگی سوا ہی یہ تیری سیر بازائیں نام بد ہو گا مرا سیر و رشتا دکھا کچھ پاس پر نہ تائیں اب بچھل جان کما
--	---

عرض کرتا ہوں پاول کٹر اسٹیج خدو چوڑی عفت قابل عفو خطا گو یہ گنگا زینین رسم کر مجھے خدا

دو ہرہ

شہزادی کیا عرض کروں کہنے کی نہیں بات شاہزادی سے  
جواب سو داگر کا ہر وہ امانت غیر کی میری جان کے ساتھ

میر کی جان کے ساتھ امانت ہونے خیانت کھلاؤ  
خیانتی ہوں جو میں غیر کی امانت میں  
اب کیا ہے پری کیا ترنی ہانت میں  
شاست میری سیان لالی تصویر جو یہ آگے آئی  
مجرم ہو جاؤ نگاشہ کا بات نہ یہ لب پر لاؤ  
توفیق ہو گا مری بات اور دیانت میں  
بلا میں ڈالتی ہے جو مجھے ضانت میں  
چیز دکھائی جو تھکولی اوس میں سے جو من بھائی

غزل

شاہزادی تو ہواوش کی طلب گار نہیں بال مرا  
جسکی تصویر پر وہ شخص اکا ہ میں سر جو میں جسکا نظم  
اوسکے نظارہ کو حوران رم آتی ہیں تیج و غم کھائی  
ہمیری ادھی نہیں کرتی پڑا کی پری کیسی جو جاگہ پری  
رہ نہ ہا دل سدا خون قیاس کا دل ہو گیا لڑو  
غیر کی صبر چ کچھ بندہ ہر مختار نہیں کیوں تو ہوتی خفا  
کون دنیا میں ہر جو اسکا خریدار نہیں ہر وہ اکا ہ لقا  
پیدا اس کل کا یوسف ہوا زہار نہیں مان لے میرا کسا  
اب بلا میں تو پڑا اس عشق کی زہار نہیں آگے میرا کسا  
اپنی امید شفاعت میں توجی ہار نہیں تجند یو بگا خا

دو ہرہ

بات بنات بت بنے جلدی کھری کھول  
دکھا دے وہ صورت مجھے جو چاہے مول  
جواب شیریں کا سوداگر سے

بھجھا ہولے مول بٹھت یہ باتیں جھوٹ بناتا ہر  
سوداگر سے جی میں چٹا کر جو تو مانگے گا دوں گی  
جیسے کھی جھلک ہوا کی چین مجھے نہیں آتا ہے  
دکھا کے کوئی بھی سوداگر اپنا مال چھپاتا ہے  
سوداگر سے جس صورت سے بنے گا وہ مجھے لوں گی  
بات بناتا ہے تو اور دم میرا نکلا جاتا ہے

دو ہرہ

اوسکے دیکھنے کی تجھے ناصح ہر امید  
خطا و ر ہو جاؤ نگا ظاہر کر کے بھید  
جواب سوداگر شیریں سے

نظارہ کر کے مجید شاہ کا مین مجرم ہو جاؤ لنگھا	کھل گیا حال اگر یہ شہ کو کیا سنہ جا دکھلاؤ لنگھا
شہزادی اری بغیر کی ہو وہ چیز امانت پاس ہمارے	شہزادی اری بار بار کر ہا عرض میں آگے بھیجے
اگر پسند آگئی پتھارے کمان پر پھر یہ لاؤں گا	اور دکھانیکو شہ کے تصویر کمان سے پاؤں لنگھا

داورہ کا سوداگر کا

کیسی صورت سما کی تیری نظروں میں

جو تو دیوانی سی پھرتی محل میں	کسی موہنی لبہ کی تیری نظروں میں
بنتی ہماری تو مانت نہیں ہے	ایسی جیون سہا گئی تیری نظروں میں
ہلاکلو کے بچن سن دیوانی	کون سیرت دکھائی تیری نظروں میں

دو ہرہ

جو اب شیرین کا	اوسوداگر لا اوسے بائیں منی بناؤ
	تو نے چھپایا ہے جسے وہ شہ مجھے دکھاؤ

وہ شہ تو دکھلائے مجھ کو جسے تجھ کو پیاری ہے	بار بار میں کہتی ہوں تیری گنہ گار ہے
سوداگر سے مانے گا اسگھڑی اگر تو کہا ہوگا	سوداگر سے لیلوئی میں ابھی مال یہ تیرا سا
اوسکی دیکھنے کی خاطر تجھ میں اب جان ہمارے	ہم بھی دیکھیں اوس تصویر کی قیمت کیسی بھاری

داورہ شیرین کا

مجھے کئے بلایا ہے میری نگری میں

مال تجارت کا تو بھر کر لایا	کیون مجھے چھپایا ہے میری نگری میں
جو جو سوداگر اس رس میں آیا	یہ منافع اوٹھایا ہے میری نگری میں
جو تو کہے یہ میری نہیں ہے	کیون مجھ کو دکھایا ہے میری نگری میں
ملوث کار کے چرون یہ گرجا	کیا جی میں سما یا ہے میری نگری میں

تصویر دکھانا بادشاہ کی سوداگر کا شیرین کو

دو ہرہ	نکال کر صندوق سے صورت ماہ منیر
	شیرین کے آگے رکھی ہنسہ کی تصویر
	زبانی سداگر

تصویر کو دیکھ نہال ہوئی کہیں نہال ہوئی تو تینوں میں نہال ہوئے کہیں نہال ہوئے میر و سیر و نہال ہوئے کہیں نہال ہوئے	تسکرو نہ خوشحال ہوئی فرقت میں بیست ہال ہوئی یہ سوچی نہ بت بس جان تلک گھائل گئی چوٹی چمک لو اجتو الغام و میرا سنا اپنی بھسریا بی
---	---

دوہرہ

سوداگر سے	کسکی یہ تصویر ہے مجھ کو بیاست تاب جسک دیکھ سے میرا دل میرا بیست تاب	سوداگر سے
-----------	--	-----------

دل ہل جل شعل کیا ہے ہو اکیسا یہ تشہ شراب ہوا یہ لڑکا ہے کس کا چایا کس ملک کا حاکم کہلایا کسی بادشہ سے یا یہ تصویر پر ہی کچھ جوائی ہے	دل میرا بیاست تاب ہوا کہیں نہال ہوئے جسک دیکھ سے میرا دل میرا بیست تاب تو تینوں میں نہال ہوئے کہیں نہال ہوئے
--	--

غزل

آدمی زاد پر ہی کیسی بنائی تو نے مجھ سے اوڑنی ہوئی چڑیا جو پھنسائی تو نے عشق کی آگ مرے تھین لگی تو نے تسکرو اب جسکی دکھا کر ہے چھپائی تو نے کیونش تصویر دو پکڑنگ بنائی تو نے	کس پر یاد کی تصویر دکھائی تو نے تسکری کے مرقع کا دکھایا عالم کس شہر باد کی جھلکی سی دکھا کر مجھ کو ایک صحنہ میں کہتی تھی رکھا تصویر بدر کی تھکے تھکے ہوتی تھی نہال ہوئے
---	---

دوہرہ

ہر مہرین تو شیر دان والی ملک یران یہ اوسکا فرزند ہے عجب خدا کی شان	
---	--

عجب ہے اکی شان شاہ کو جان لگا پیا راہ جان کس کا جو سینوں میں لاجواب ہو بہارن میں اک موسم شباب ہو اک عالم کو جان سے بڑھ کر لو کا سی پیا ہو	عجب چھڑنا باب کو اوسکا دم بھر نہیں گوارا ہے تھر کو تاب نہیں رشک فتاب ہو ہزار سپوں میں گویا گل گلاب ہو باب کی جان اور مانگی آنکھ کی پتلی کا دوتا ہو
--	---

غزل

<p>باغ ہستی میں ہوا یا قدرتشا دیکھیں دیکھتے بہر فدا رشک پری وہ تصویر بیر بر صفت سے قربان مری شہزادی ارے سودا نہ تجھے لطف کا ادسی ہو جا سچ اب شاد ہو جا دل کی سنگوئی پر</p>	<p>تو نے اس شکل کا دیکھا ہی پیرا کہیں ڈری ہو جا نہ تو عشق میں بہا دیکھیں نام او سکا نہ کہیں جھوٹے کو پرا کہیں میں نہ لو اچھے کی بدشا کوئی فریاد کہیں اب لیگا تجھے کسے ساسا دیکھیں</p>
--	---

دو سہرہ

<p>جواب شیرین کا جھوٹ بول رہو بہر و نہیں ہو خوف بان سودا اگر سے</p>	<p>شہر کی تصویر یہ مت کہے نادان جھوٹ بولتا میرے آگے در نہیں شہر کیا سودا اگر سے یوسف نے بھی حسن کہاں ایسا پایا چالیں چلتا میرے رو رہا تو نہیں سمجھا پایا</p>
---	--

دو سہرہ

<p>جواب سواگر کا دنیا میں اس شکل کا دیکھا نہیں جو ان شیرین سے</p>	<p>اسکی یہ تصویر ہے جھوٹ نہ اسکو جان دیکھا نہیں جو ان کی اسے ایسا کہیں جینوں میں شہزادی ری پریشی اسکو پایا اگر اپنا نور بن بناو گلاب اور کیو سے کی خوشبو آتی اس کے پیٹے میں</p>
---	---

دو اورہ سواگر کا

<p>یہ دہن میرا شہزادی نہیں کیونکر کروں قرار آج ہر وہ ایران کا مالک در در تاج</p>	<p>جسکی یہ تصویر جو وہ والی تخت و تاج لکھان پیدا ہو اور سوار فدیہ کر لو اس شہزادی اس میں میرے رات کہا نے دو گنا مالک بیٹھے تو پھلار ہاتھ کر دنگا پھر کیسے انکار</p>
--	---



یہ تصویر لانا مت کی گئی اے میرے پاس	کروں خیانت کیونکر کہ جو تو بولی ادب
درا تھول میں مسیح بچار	
سچا بادشاہ پرکاش ہے مور کٹا دل	جس چھوٹے میں اگن پڑی ہو لہجہ و کزبان
سخت گوشت میں سب بند بکار	
حکیم دینا شیرین کی وزیر زادی کو و اسٹولانی تصویر خیر	
دو ہر ہر	اد و وزیر زادی تیری سسے آپسے تفسیر رکھی ہے میرے محل میں خیر کی تصویر شیرین کا
خیر کی تصویر کو اس تصویر کے ساتھ ملاؤنگی کہ بہناری اچر کی بات مراد دل تڑپا جائے کہ اس کی تدبیر نہیں میں اپنی جان گناؤنگی	سوداگر جو چ کتاب ہے چھوٹا اور ہے سناؤنگی کہ بہناری میں میں پیچہ اور ہے سناؤنگی راج پاٹ پر لائے مار کر اب جو گن بنیادنگی
اد کٹھالانا وزیر زادی کا تصویر کو بہو حبیب حکم سے	
دو ہر ہر	دیکھ تو بہنار سے یہی صورت نامہ شیر نقشہ میں یک رنگ ہیں یہ دونوں تصویر شیرین کا
ایک کی دو تصویر ہیں یہ روشن ہیں ہا شیر ہیں ابر و نہیں و شمشیر ہیں یہ زلفیں نہیں بس نجیر ہیں دل قابو میں کھ شہزادی تو ایسی بیتاب نہو	دھنگ لگا بنا نظیر ہیں یہ اک رخ کی دو تصویر ہیں جھیل نیناں میں شیرین کی یہ عین شیرین خدا ملا دیگا تجھے بسرا ب تو جاز خواہ ہے



دو ہرہ		دو ہرہ	
جواب شیرین کا	دن گستاخین اس بنا کیسے کیٹگی رین	سو داگرے	
دیکھو سیرے نہیں چین ادم کیا تو ذریعہ کیسا مجھ پرستم	بیا گل سن گھبرا کر دم دیوانی کسی ہتی ہون دم	تدبیر بتا تجھے میری قسم ہون کہو نہ کریم کیا یہ ہم	تو دکھا تو مجھے چل کے قدم ہر کیسا وہ جان عالم
تو اس کے ملا دیگا مجھ کو عزت میری بڑے جاوگی	جان نچا در کر کے نہیں تو شہزادی مر جاوگی		
دو ہرہ شیرین کا		دو ہرہ	
رین کے کٹے کی موری			
جیسے تصویرِ نظر میں آئی اسے تن میں ہو گیا ہو	لاج کی چنتا ہی نہیں مجھ کو پڑی پر زمین میں جھجکوری	گلو گر دھاری کر کے داؤد	سارے بھاگ رہا دکھ چوری چوری
دو ہرہ		دو ہرہ	
دو ہرہ	فون جمع کر ملک کی سپاہ اور سوار	وزیرِ زادی	
	چڑھ چل اوس کے ملک پر پہنچا تہ تہ تلوار		
پکڑ لا تہ تلوار ساتھ لے لگے کے ترکش دارون کو	پر یون کے جویرے ہیں تیرے اونکو اور سوارون کو	شہزادی رے لڑا تو جھک رہا ہان اہست کی لڑائی	شہزادی رے گر بنی لڑائی عشق کی دو پائی
تیر لگے سے زخمی کرینگے اون عاشق بیچارون کو	قتل کرینگے ناز واداسے ہم لاکھوں سوارون کو		
دو ہرہ وزیرِ زادی کا		دو ہرہ	
شاہزادی سنت نہیں موری کی	سنت نہیں موری گئی مت تو مری کی	ساتھ سکھیاں تو پران بنائے	اری جوہن گوری گوری رے
نہہ کے رنگ میں رنگا کے تو چوڑ	اری کھیل پریم کی ہو رے رے	در گا ماسٹر کے چرون کو دھو کر	اری پی لے نہ کر جھک پڑی رے
جواب شیرین کا	جو تو کہتی ہے ہن میں اوس سے انجان	وزیرِ زادی سے	
	آج تک سیکھی نہیں محبوبی کی آن		

محبوبی کی آن بتا تو کہنے مجھے سو جھائی ہو کہ ہزاری میں کیا ہاؤن کیس و نگہ کرتی چلائی مجھے نہیں ان جاننا زون کی کچھ معلوم لڑائی ہو	بات چوٹیلے کی دیوانی کہنے مجھے سکھائی ہو کہ ہزاری کیسے دکھا کر ناز و ادا کی برجھی لگائی تو بھی مگر سامان سب اسکا جو یہ راہ سکھائی ہے
دو ہرہ	
جواب وزیر زادیکا	آنکھوں میں کرے بہن سرسہ کی تحریر مارنگہ سے تان کر کھینچ کھینچ کے تیر
کھینچ کھینچ کر تیر راست انکے ڈھنگ سے رہیں کہ ہزاری کھنسن ہر اسکی چوٹ زخم بنو کھایا کڑی پاس ہمار باطنہ دھڑو فرکان برجھی سجھا ہیں	محبوبوں کے گولے ہیں جو یہ جو بن ستوا ہیں کہ ہزاری دو بھر عینا ہوا جیا وہ باد شوری ان آنکھوں لاکھوں تھان سوئد میں کر دیا ہیں
ادارہ وزیر زادی کا بطور لٹاؤنی	
بہن کرے سولہ سنگا تیرے جو ہیں ابر و خمدار بناؤ وہ خیر خوشخوار	لڑائی چل خسرو کی مار دھڑ دھڑ سے کی نینوں دھار کہ میں یہ دلا تیری تلوار
دو ہرہ	
سیدیاں جو ساتھ بہن تیری اوکی محبوبین تیر کر دینی جگر کے پار بال جو ہیں گھونگر کو لے بنائے ناگ بچی بھالے	آنکھ لڑا ستے ہی مار نیکی تان تان کر بان لڑائی چل خسرو کی مار جو یہ جو بن ہیں ستوا لے گولے بن جائیں کوپ واپے
دو ہرہ	
پر بان بہن خدمت میں تیری ایک سوا کھلاڑ اوٹھا ویکا کون اوٹکے دار فوج بھاگی سب بنا کر زلفون کی زنجیر	سمجھا دے تو اوٹکو مار میں یہ شینو کی باط مار جا کر تینوں سے تیر بنائے اوٹ سب کو بچیر باندھ لے شکیں کرے اسیر
دو ہرہ	
تیر نگہ کے یاری تو جو گھونگھٹ کی اوٹ	پنچل ایسے نینا تیرے کر بن لاکھ میں چوٹ

لڑائی لینے دم میں جیت بات کی کر میری پیریت یہی ہے محبوبوں کی ریت	سیر میدان لینگلی لکڑا رہینگے بس باقی دو چا سناتا میں یہ گار گیت
متھری اور بلد یو داس کہیں تو گھر میں منتھ اری چل جلدی ہو سکے سوا	بادل بجا کہیں دیوانی کیا عشق اب بھیتھ منگا کر تیزنگ سبار قتا۔

روانہ ہونا شیرین کا مع فوج طرف ایران کے اور پہونچنا ایک باغین



دو ہرہ زبانی	پہونچی فترن ہو وہاں قیہ ایران ایک سہانا سا اوسے نظر پڑا میدان	وزیر زادی کے
--------------	--	--------------

نظر پڑا میدان وہاں پر جا اپنے خیمے ڈالے کہ داتا جی جیت میں رن گدھ بنا موہ باندھائی یہ ہے پرکھتے ٹہرے ماہر و زلف دوتا گھو گھر والے	برتھی والے بائیں کیے اعدا دہنے پر بھالے والے کہ داتا جی ساری صفین کردست کی لڑائی کی طیار تاکہ کوئی ایران کا غنیمت قدم نہ فوجان میں ڈالے
---	---

جا کر خبر کرنا وزیر سوداگر کا اپنے بادشاہ سے حال آمد  
شیرین کا مع لشکر ایران میں

دو ہزار دس سو گھوڑے	بیٹھا تخت پہ شاہ کو کیسے ہے سن کی آواز کیا تھا میں جس کے لیے وہ چڑھ آئی مع فوج	اب ہے بادشاہ کی
چڑھائی مع فوج ساتھ میں سپاہیان ڈرائی ہے کہ شاہاجی فرعون کے حریف ہندو مان ہوا ہے جھیلے گا وہ عشق کی چوٹیں جسے مارے گا الٹی ہے	بارہ دھڑکیں آتی ہیں اس سے کہ پھر نکلی ہے وہ لائی ہے کہ شاہاجی چشم کہہ کر کش لے کر تیرنگہ جلایا دینے کے داتا نے اب اکرم کہا تیری ایسے بد آئی ہے	
دو ہزار بادشاہ کا	حاضر ہوں میرے فوج کے خوش ہو رہی جوان پر جان جنگجو دیکھ کر ہوں میں سے ہنسنے بان	دو ہزار بادشاہ کے
ہوں جی قربان نہ اونکو ناز و اکچہ پائوگا وزیر سے کیا عورت کی تاب جو ہمیں نگہ ملاو تو جہان نے ہو ہکو سدا ہم اس سے آزاد رہے	جو دیکھے بیٹا اب رہے لب پر جاری فریا و ہے دو ہزار سے لاکھ لاکھ ہو حسین زور کی بڑی لگاو ہے اور سیکرے ان مردوں انوس لے جان سے بیاورے	
دو ہزار وزیر کا	تو کیوں او کے خوف سے کرتا بیچ طیار آئی وہ تنہا چلی ہوا یہ ہر دھڑکے سوار	بادشاہ سے
ہوا یہ ہوئی سوار تری حد میں بیٹھتے آتی ہے کہ شاہاجی لیکے مبارقہ راک جاکر گری سینہ پر دکر نیکو گنبدیان ساتھ رولاتی ہے	تو غافل ہو رہا رعیت ساری بیاگی جاتی ہے کہ شاہاجی دیکھ کے تیرا روپ کرگی تابعدار ہو دل کی نرم معلوم ہے ہوئی پر کٹر اک چھاتی ہے	
	سوار ہونا خضر کا مع فوج	
دو ہزار	تاج خضر کا دھرا سمندر پر بلخ و بہار تھے جیکے سیرج میں بڑے درشنوار	بادشاہ کا
بڑے درشنوار گلے میں ہیر و نگہ والے کہ داتا جی جس گل میں پھرن ہر سب نافذ کیے سراہ اک مکان دیکھ کر شک جن در گل لال	جھل کر نیکو چھڑ دیے وہ بال ہر اک گھونگر والے کہ داتا جی پی پی بیٹے پیسا سہانی بولیا بوسے زمین دیکھ کر پاکیزہ سی زمین پوش اوسپر ڈال	
	تصویر خضر اور وزیر کی مع فوج	





مجبور ہو کر لالہ زار طبیعت میری مجھ کو لانی ہو	مجھے نہیں معلوم بیان پر کسی پھر دوانی ہو
کس کا کہنا ہے کہ قریب میں یہ ناز و بار	جنگل پہ جسکے آئی ہوئی یہ بہار ہے
ابا و قرب شہت کے گناہ پرور ہے	کیا نام تاج بخش کا جو تاجدار ہے
تو بہ کون اس جنگل کا یہ گھڑی کی خبر لانی ہو	مخون ہے دیوانہ ہے یا وحشی یا سودانی ہو

جواب خضر کا	خضر و شیرین نام ہے ہر مر کا سر زہ	شیرین اس سے
	اک شیرین کے عشق میں چھوٹے بھائی بہر	

چھوٹی بھائی بند پشیدانی گواہ کی آیا ہوں	دل کو اپنے شہزادی کی تندر کساؤ لایا ہوں
محبوبہ ہی مجھے نہیں معلوم اب کس کا خیر کیا ہو	محبوبہ ہی خدا بے کمان ٹھری ہ جان جہاں
مال و سکر ایک جیسے وزیر سے من پایا ہے	بن دیکھے بھالے سینہ پر تیرنگہ کا کھسا یا ہے

سال	سنہ ہی اس نام کے یاد ہوئی تصویر	مشہرین
	گھوڑے سے چٹے گری کھا کے عشق کا تیر	

کسا کے عشق کا تیر گری سہری پر زدی آئی	سدا مجہ تن کی بین ہی ناگن سنی لبر لہر آئی
سو اگر تو ہی شاہ ایران کا خضر و نام ہو تیرا	سو اگر شیرین سنی جو تو نے بین ہوں یہ ہو تیرا
مالک بن اس لشکر کی بین فوج یہ کی بھائی ہو	تیرے شوق دیدار میں قنمت مجھے کیسے بھائی ہو

داورہ خضر و کا

تری الفت و شکل کھایا مجھے دانا و تھیلے آیا	جبے وزیر با تین کین تیری شہت میں نہیں بھیا
دکلی مراد سہار آئی تیرے جیسا ستاوی آیا	باد نسو کئے رنگیاد و در سے آتے جیلو نکو اپی سکھا







آوردہ ہونا شیرین کا بسبب دیر ہو جانے آذ شیر کے

دوہرہ زبانی بیٹھی ہوں اس فکر میں کیا کیجے تدبیر شیرین کے

کیا کیجے تدبیر نہ اپنا ملک اپنا ستانہ ہے  
کہ دانا جی بھونک کر مارے ہوئے آنکھ سے آنسو جاری  
ہی یوہن گریہوں کی مین تو زلیست کا کون ٹھکانا ہے  
جسکی رعیت ہن یہ سب کلم او کنا بیگانہ ہے  
کہ دانا جی جسکے گیلے بند ہی آؤ نہیں فکر جاری  
دو دھ کا آنا نہیں جنگل سے موت کا میری نام

آنا خسرو کا محل میں شیرین کے پاس

دوہرہ زبانی بیٹھی ہو کس سوچ میں بتا تو میری جان  
کسی سے کچھ نہ چھو کہہ ذرا تو کھول زبان خسرو کے

ذرا تو کھول زبان بتا دو کیوں جیو سو عاری کر  
شہزادی ری چپانہ میری مٹم بات جو ہو میری بتا  
جھوٹ نہیں کتا ہوں تجھ جی جان و جگر پیاری ہے  
آہ کے نالے مارے ہو اور آنکھ سے آنسو جاری ہے  
شہزادی ری اب بہر جزا تو پردہ چھا او بھاد  
اور او داس ہو نیسے تری چھین ارجان بھاری ہے

	دو ہرہ	
حشر سے	کہوں نہیں تو موت ہوا رکے آتی لاج جنگل سے اب تک نہیں دودھ وہ آج	جواب شیرین کا
روٹی ہوں اس لیے زندگی تھوڑی نظر ابائی ہی شہزادی ری جاؤ تری ملا دودھ کوئی لایا نہیں لایا فست کو اپنی روتی ہوں درودل سمجھائی ہوں		دودھ نہ آیا آج بھوکے مارے جان اب جاتی ہی شہزادی ری تھکوں فکر نہیں میری کی تو کھانا نہیں وہ غافل ہی مجھ پر جسکی شہزادی کھلاتی ہوں

	دو ہرہ	
شہزادی سے	شہزادی اس بات پر ناخوش ہوئی اوداس کے بہادوں دودھ کی نہر محل کے پاس	جواب خسرو کا
جہان بچھا ہی پلنگ تیرا دودھ دیا پیر ہو چاؤن شہزادی ہی چراگاہ سے شیر بھی مکھن میں آوے جیسا تو فرماوے پیاری گل میں مین اپنی لاؤن		نہر محل کے پاس کاٹ کر کوہ ستونجے راؤن شہزادی ہی جو جو بکری تیری ہو جنگلیں جاؤں ناحق تو اب کھلے ہی ہر کمان تلک میں بھاؤں



	دو ہرہ	
حشر سے	چراگاہ سے محل تک نہر اگر بن جائے نقد نہ کچھ کرنا پڑے گھر بیٹھے دودھ	سوال شیرین کا

<p>گوشت دعوہ آئے غذا پاؤں جوین اگیا کی بنا اب نہاٹ آیا دور دھیر وقت وال پتہ شجہ کو نہ میری نکاہ میرا خیال ہے</p>	<p>جبتک دودھ نہیں آتا جوین سچ کی گھبراتی ہوں اوسکے بغیر زندگی میری وبال ہے پاہٹ کسکی ادر ہر جسکا مال ہے</p>
<p>حکم دینا خسرو کا وزیر کو واسطے پتہ و پست شیر کے</p>	
<p>دو ہرہ زبانی</p>	<p>پیش کیا اگرام سے دانشمند وزیر سشیرین کے لیے دودھ کی کر کوئی تیر خسرو سے</p>
<p>کر کوئی تیر تیر جنگ سے محکون میں آوی وزیر سے پتھر جوین کاٹتے اونکر جلد بلائے پہاڑ کاٹ کر محل کے اندر سیدھی نہر کھادی</p>	<p>کارگیر جو دیکھے اوسکی صنعت پر حیرت کھاوی وزیر سے کوہ مستون کو کاٹکر اوسین نہر لگا دل خوش ہووے شیرین کا دولت جو انگرہ پار</p>
<p>دو ہرہ</p>	
<p>جو اسیب وزیر کا</p>	<p>کارگیر اگ چین میں نام اوسکا فریاد اس پتھر کے کام میں بہت بڑا دستا خسرو سے</p>
<p>بہت بڑا دستا ہرہ اور اس میں لٹائی کر کر شاہی چین سے فریاد بیان بلوایا جاوے کارگیر ہے بڑا چین میں اور نوکر سلطانی کر</p>	<p>مانی ادر ہر اوسنے اوسکے قلمی ماری مانی کر کہ شاہی جاہی بہاؤ کاٹ کر جلد نہر لکھنیں آوے بلاٹکے نہیں آوے گا وہ رعیت قافانی ہے</p>
<p>دو ہرہ</p>	
<p>حکم دینا خسرو کا</p>	<p>لکھ دستا و چین کو نامہ شوق وزیر ابند سام و سیاہ کے یہ مضمون کر تحریر وزیر کو</p>
<p>مضمون کہ تیر میر تو تکر اگیا کہ وانا ہے باشنہ بیان کا کوئی فریاد نام ہے کارگیر دن کا کو کہ بیان اتر نام ہے ایسے لکھی کو خط دینا مقام جسکا جاتا ہے</p>	<p>کارگیر اس میں کا تمھارے لکھ سوا بہا بلوایا پتھر کا جانتا وہ بہت خوب کام ہے وہ جب پراوے گا آنا ہے باقی سلام کر ساتھ ادب کے نامہ دیوے وہ تمام شاہی ہے</p>
<p>اے وہ ہونا لکھی کا ایران سے ملک چین کو رنجیت میں</p>	





ایران سے چلا آیا اور چین میں آیا	نہایت سے چلا آیا اور چین میں آیا
خیز پیش کیا شاہ کا دربار میں جا کے	فرما دیا دربار میں آداب بجا کر
فرما کر اس ملک میں وہ کون بھرتا ہے	فرما دیا پھر نام لیا شاہ کے آگے
ابو لاکوئی وہ سنگ تراشدن میں ہوتا ہے	رہتا ہو کہاں اور کہاں کے کدھر
فرمایا کہ وہ دو سے ایران کو جاتا ہے	حاضر کروں کر شاہ کو بلوانا ہی منتظر بادشاہ کے
وہ جلد ہوا جانب بازار روانہ	جو حکم شہنشاہ کا ہے جلد بجا کر
جلاؤ سے آواز دی اور پاس بلایا	وہیں پہنچا تھا فرما دیا جی بھگنا پاس بادکر
حاضر کیا فرما دیا کو جب شاہ کے آگے	ہمراہ لیے اپنے وہ دربار میں آیا
فرما کر شاہ کا شہر لکھا اس ملک میں فرما دیا ہے	خاموش کھڑا ہو رہا آداب بجا کر
کی عرض یہ حضور کے گھر کا غلام ہے	اور سنگ تراشون میں اس کا تو ہے
جو حکم شہنشاہ ہو فرمان بجاؤں	فرما دیا جسے کہتے ہیں فدوی کا نام ہی بادشاہ کے
فرما کر شاہ فرمایا تھے والی ایران نے بلایا	جس کا ہو مجھے حکم میں اس ملک جانی
درکار جو کچھ خرچ ہو سرکار سے لے لے	اور نامہ ترے واسطے سرکار میں آیا
اور جلد ہوا ایران کی جانب تو روانہ	نامہ کا جواب اب کر دیا بکری لے
روانہ ہوا فرما دیا القصہ چلا چین سے ایران میں آیا	جا حکم شہنشاہ کا جلد ہی سے بھانا
	دربار میں حاضر ہوا اور نامہ کھانا

	حاضر ہونا فرہاد کا دربار ایران میں اور عرض کرنا بادشاہ	
دوہرہ زبانی	شاہ کا بچہ کر رہا کھڑا ہوا اور دس بیمبا والی چین نے مجھے آپ کے پاس	فرہاد کے
مجھے آپ کے پاس پہنچا نامہ شاہ کا لایا ہوں دو دن سے بادشاہ کو جسکی تلاش ہے باشندہ چین کا ہوں ہن بود و باش ہے کام بتانے کا میرے جو ملک میں ہو وہ فرماؤ	حسب طلب پیر کار چین کو چھوڑ بیان پر آیا ہوں فسد باد میں ہوں سنگ تراشی معاشی ہے یتھر کا میرے تیشہ سے دل پاش پاش ہے جو کچھ بونا ہوا ہوتا ہا نقشہ اوسکا دکھلاؤ	
حکم خسرو کا وزیر کو		
دوہرہ زبانی	لیجا اسکو محل میں اسے وزیر شہ پور وہ شیرین جو کچھ کہے کر لیتا منظور	خسرو کے
کر لینا منظور دور نزدیک میں جو کچھ فرماؤ لیجا کے اسکو تو پس پردہ بٹھائیو نقشہ بتائے جیسا وہی لکھ دکھائیو زرا اوسکو دلوا دینا جو حکم خزانہ کا پاد	نہر محل میں کھدوا دے یا چراگاہ سے تھلاؤ جز عجز کوئی حرف زبان پر نہ لائیو فرمان کا نمونہ یہاں لیستا آئیو خبردار انکار کا کوئی حرف نہیں لب پر آوے	
آنا فرہاد کا ہمراہ وزیر محل میں		
دوہرہ زبانی	وزیر نے ڈیوڑھی پہ جالی دربان سے بتا عرض کرو شیرین تم فرہاد کو لایا سات	وزیر کے
محل میں اپنے ساتھ آج اوسنگ تراشی کو لایا، کی باندیوں نے شیرین جاکر گفستگو صورت میں وہ ملک ہر فرشتہ ہی ہو ہو سیرت میں انسان ایسا نہیں کیا سن وہ پایا ہے	جسے شاہ نے نہر کی خاطر چین سے اب بلوایا آبا ہے ایک دم ڈیوڑھی پہ خوبرو پردے کی اوٹ سے تو ذرا چلکے دیکھ تو وزیر سے معلوم ہوا ہی نہر کھودنے آیا ہے	
آگاہ شیرین کا در پر پس پردہ واسطے معائنہ فرماوے		
دوہرہ کر سی بھی محل سے دل میں ہو کر شاد	اوٹ سے پردے کی کما بیٹھ اسپر فرہاد شیرین کا	

چرا گاہ سے محل تلک اوس نہر کو اندر لانا ہے	بیٹھ اسپر فراد نہر چھو بجھ سے کھدوانا ہے
اوستا داپنے کام کا جکا غور ہے	کار بگری کا سنتی ہوں تجھ کو سرور ہے
جنگل محل سے قرب ہے کچھ تھوڑی دور ہے	لانا محل میں مجھ کو نہر کا ضرور ہے
اس فن میں سنتی ہوئی تو کتنا سے زمانہ ہے	جو کچھ ہو درکار تجھے لے کر میں جہر خزانہ ہے

## دوہرہ

شیرین سے	کام پیر کا کر گیا شیرین تیرا کلام باتوں میں تیرے ہو گیا اپنا کام تمام	جواب فراد کا
----------	--	--------------

لوٹ لیا پردے کی اوٹ تو ڈسا فریجیارا	اپنا کام تمام ہوا بلو کر بلا اجل مارا
تاب دقتان گئی نہ جیا کی سپر رہی	گھر کار با خیال نہ اپنی خبر رہی
خستہ رہی خراب رہی جان اگر رہی	یوں ہیں شب بے صال جویہ نظر رہی
چلا مسافر ملک عدم کو بجا کوچ کا نقشہ را	ہو کر وہ بیہوش گرا نہ جواب کا اوسکو پایا را


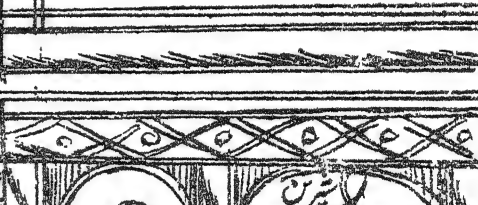


## دوہرہ

تو نے کیسا مسافر لوٹا
-----------------------

خستہ من صبر کا لوٹا	باتوں سے اپنی میرا سن ہوا
اری موباد کھا گل بوٹا	پچھن سے مجھ کو بلا کر تو نے
لوگ گٹھ سب چھوٹا	رام غلام اور بلا بچارے

شیرین کا	حکم شیرین کا نشترن بو وزیر زادی سے بات مری ستارہ بیٹھے ہوئے خوش کرسی سے گر کر تبا ہوا یہ کیوں بیہوش	دوہرہ
----------	---	-------

یا کہ کسی نے شراب سی انگوری لاپھوئی ہے	بتایہ کیوں بیہوش ہوا یا تھنا اب سکی آئی ہے
غفلت ہے یا کہ زندگی شل جاب ہے	جادیکہ اسکو کیلے بدست خواب ہے
بیاری ہے اسے یہ پیے یا شراب ہے	دل بلکے ہو گیا تو نہیں اب کباب ہے
جلدی جا کر دیکھ اسے دیوانہ یا سودا کی ہے	کلاب کیوڑا چٹک تو اسپر کیوں پھرتی گھبراہی ہے

	دوہرہ	
شیرین سے	او جی بڑھ اس مرد کی دل کا نہیں جلیل دہشت سی کچھ کہہ نہ سکا یہ گیا جان پرھیل	جواب شیر زادی کا
کسی کے اوپر عاشق ہی جو زادی منہ پر چھائی تیر نگہ کی انکے لیے مار چاہیے انکا علاج شربت دیدار چاہیے زخمی تیری باتوں کا ہی جان کی نوبت آئی ہے		گیا جان پرھیل نہ دیو انا سو دانی ہے عاشق کے قتل کو نہیں تلوار چاہیے پہلو میں انکے ماہر دولدار چاہیے ہو یہ دار و پیہ ہو نہ نہیں چھٹی جگہ یہ کھائی ہے
	دوہرہ	
تیر نگہ کا سنبھال نہ تو نہ اری تھایہ سا دیر چار لالہ بلدیو کر سکے دار کے وہ دشمن بولا ہارا		تو نے کیسا نظارہ مارا اری بھول گیا گھر دار جادو بھری تری باتوں کو نہ اری مرنیکو کیا گوارا
 <p>خوامین</p>		
		
	دوہرہ	
وزیر زادی سے	ایسی کر تدبیر تو یہ جس سے ہونیں آئے جان بچے اس شخص کی کام مرا بجائے	جواب شیرین کا

کام میرا بجا کر کا نگر نہ رہ چٹکل سے لاوے	صحیح سلامت پہ چارہ ایران سے اپنی گھر جاوے
کہ بہناری مجھے نہیں معلوم علاج ایسا کیا ہو	کہ بہناری تو حکیم ہر اسکی جانتی ساری دوا ہے
حبیبک ہوش نہ ہو گا اسکول نیرا ہو گھر آوے	جلد دو اکڑا کر اسکی اب تو بیماری اسکی جاوے

دوہرہ

یہ کر لا تو کام ہمارا احسان اچھ ویکھا تھا	ایسی تدبیر بجا کہ بہن تو جو مارا نہ جاوے پکارا
صحیح سکا بہان جاوے ارے جو نہیں گھر دوارا	بولی بلند کوٹے جاوے اس اری جب کا یہ دادا پیارا

دوہرہ

جواب نیرادھی کا	باتین کر تو پیار کی ہے یہ حسن پرست	شیرین سے
	اسکیا ہی علاج ہے اوٹھ بیٹھے گاسٹ	

اوٹھ بیٹھے گاسٹ تنہی دل کو جو آویگی	فرے سے تیری باتوں کے بیوشی ساری جاوے گی
شہزادی می دکھو تنہا آؤ سنا کوئی ایسا فاش	شہزادی ری سے اسید بول شو غفلت کلا بہانہ
باتوں سے مرہم کی پٹی لگاؤ یہ تو جو لگا وے گی	چنگا بھلا یہ ہو جاوے گی دل کی مراد تو پاوے گی

غزل شیرین

دیوانہ مرا جسے مشہور تو ہے	بسا میرے دلین ہر گو دور تو ہے
نہ بھایا مجھے کوئی دنیا میں خوشہ	میرے دل کو بس ایک منظور تو ہے
عبث جل رہا ہر تو پر وازسان اب	اگر شمع میں جون مرانور تو ہے
میسر تجھے ہو گا یہ وصل اکدن	یہ کیوں درد و فرقت سے مجبور تو ہے
خوشی ہو تو بادل رقیبوں کے غم سے	زمانہ جو خوش ہے تو مسرور تو ہے

دوہرہ

سوال شیرین کا	بتا میرے سر کی قسم میرے جان نثار	فریاد سے
	بیٹھے بیٹھے ہو گیا تھا جب کہ آزار	

کیا تجھ کو آزار ہوا جوں پر آہ وزاری ہے	ایسی کیا شر بھائی ہے جو جان تجھ کو پیاری ہے
وہ عارضہ ہوا ترے جسم غریب میں	جبکا نہیں علاج کتاب طیب میں

تو بھنس گیا ہے آگے بلا عجب میں	کیا جانے کیا لکھا ہے بھاری نصیب میں
اب تو ہوش میں آجا گر خاطر منظور ہماری ہے	میٹھی ہوں پر دوسے کے اندر لہن یا بھاری ہے

دوہرہ

چو اب فرہاد کا	سکر باتیں پیار کی آئی جان میں جان	شیرین سے
	دل سے اپنے ہو گیا یا توں پر نہ بان	

باتوں پر قربان ہوا جب بیوشی سے ہوش ہوا	بندھی وصل کی اس لگا کہنی جو دل پر ہوش ہوا
شہزادی ری جب جنگل سے نہر کھود کر میں لاؤں	شہزادی ری اگر یہ بچن کو مجھ کو جو ناگوانی یاد
ہیرامونی اور جو اہر نہیں ترا در کار مجھے	نہر کی محنت کے بدلے دینا شہرت دیدار مجھے

عزل

نہیں سنتی کیوں میری فریاد تو ہے	اری میں ہوں مظلوم جلا دوا تو ہے
چھوڑاتی ہے اپنے بیگانے مرے سب	بتا کیا گھرانے سے آزاد تو ہے
کروں وصف کیا تیرے ناز و اداس	حسینوں میں حسن خدا واد تو ہے
دیوانی سی پھرتی ہے جنگل میں ہر سو	بتا عشق میں کسکے برباد تو ہے
نہیں جانتی کیا مجھے تو پر ہی رو	یہ کس سے کہتی ہے فریاد تو ہے
او ترنی ہیں پر یان ترے دیکھنے کو	پرستان میں کیا اک پرزاد تو ہے
چوراہے جو پاؤں بٹھارے سخن کو	وہ شاگرد تیرا ہے اوستاد تو ہے

دوہرہ

جواب شیرین کا	تو نے کی فراد گر نہر میری طیار	فرہاد سے
	دونگی اپنے گلے کا یہ سجھے تو لکھا ہا	

یہ تو لکھا ہا میں اپنا تیرے گلے میں ڈالوں گی	جو دل میں ارمان ہے تیری اس دن سبھی ڈالوں گی
فراد سے گرمانیگا جان نہیں پر ہیز کرونگی	فرہاد سے چاہیگا گردل کو آگے تیری دھڑکی
یہ جو مصیبت و دھڑکی ہے میری اپنی میں ڈالوں گی	وہ جس وقت قربان کرونگی کچھ نہیں کیوں ڈالوں گی

دوہرہ

نہیں اس بن ابام مجھے اس غم کے سونہیں کام مجھے	اوس فکر میں کچھ بھول گئی کیسا کچھ صلیح و شام مجھے
اری اور کسی سے مطلب کیا کافی تیرا زینام مجھے	اکہیں ام غلام اور ملا یوں مست عشق کا دہزار ام مجھے

## دوہرہ

جواب فرہاد کا	صدر ہے ہونیکو ترے جاتا جان نہ سار	شیریں سے
	خدا پھر اولیگا مجھے تو دیکھو لگا دیدار	

دیکھو لگا دیدار آج میں جان بچھا اور کرتا ہوں	بہار و شمن گھڑا دیکھیے جیتا ہوں یا مڑتا ہوں
شہزادی ری کوہ ستون کی ٹپری میری جا کے لڑائی	شہزادی می ٹپکھیں کسکو ہوا کے سے فتح اکھی
مدد ہونے داتا کی میں لڑنے سے نہیں ڈرتا ہوں	ہوں قد کا چھوٹا پر بس لڑنے کا دم بھرتا ہوں

## دوہرہ

ترخ متق میں میں بہاد ہوا اور اپنوتے آزاد ہوا	وزارت تر تیار و تانا ہوں دل میر کبھی نہیں شاہد ہوا
تو نے نکھاپھوٹے منہ سے عاشق میرا فرما دہوا	بادل چٹا اس فکر سے تو شاگرد ہر اک اوستا دہوا

## غزل شیریں

نہ کوئی ملا دل جلا نے کے قابل	سوا تیرے یہ غم اوٹھانیکے قابل
بھلا کوئی لڑ سکتا کوہ ستون سے	یہ پتھر ہے کسے دبانے کے قابل
شکایت تو فرما د کرتا ہے مجھ سے	بتا کون تھا نہ لانے کے قابل
یہ موتی جو کانون کے دیتی ہوں تجھ کو	نہیں سلطنت اک بانے کے قابل
نہ لکھ سکے بادل تو اپنی غزل میں	یہ مصرع فقط ہے سنا نیکے قابل

## غزل فرہاد

اگر میں تھا دم میں آنے کے قابل	نہ تھا پر لکھے کو مٹانے کے قابل
نہ محرم میں دل کو چھپا میرے خالم	یہ چڑیا نہیں ہی بھینانے کے قابل
پڑھاتی ہے مجھ کو جو تو تھیل کی باتیں	نہیں بڑھے طوطی ٹرہا نیکو قابل
لگا یا جواب گھن جوا نی میں میری	مری عمر تھی داغ کھانے کے قابل
اکہیں ناشتر درگاہ پر شاہد اب یوں	غزل ہو جاری یہ گانے کے قابل



رخشت کرنا شیرین کا فرہاد کو		
دو ہرہ	خدا کو سونپا جائے محلوں سے دل شاد جلدی سے لاکھو دکنہ مری نہ بیا د	شیرین کا
نہر میری فرہاد کھو کر محل کے جب کے لاکھ فرہاد کے داتا دیو زور تری بازو میں پیچ پیچھے دکھائے جاتا جیسے خدا ترا منہ دکھلاؤں		میری مٹا پوری ہو تو دل کی مراد اپنی پاؤں فرہاد کے پریت رانی ہو جان تیشہ تو مارتے نہر کا جھگڑا تمام کر خوش ہوتا میرے پاس آؤں
دا درہ		
تری سر کی بلائیں لیتی ہوں اور کان کو تیری ہون لیجا موٹی میرے کانوں کے تیری کر تجھ سے جیتی ہوں		تیرے عشق کی موجوں میں نہر کڑی بڑیا کھیتی ہوں ہاں کلو کو سن سکر مدت کے بعد اب چلتی ہوں
رخشت کرنا فرہاد		
جاتا ہوں ہاں جسکا پتہ تو نہ بتایا جانہر کی کیاں ہاں پانی کھیر نہ بسنا دو شیرین کی مجھ کو آٹھوں پہر تیشہ سحر گاہ زمین کر زمین آئی جب سنگ پاؤں کے تصور مجھ کو آنا وہ دشمن جان راہ میں جو کہ ستون جنگل کی زمین کا ٹکے جگہ وہ آیا امید تھی جو وصل کی شیرین شاد و تھا جاتا تھا محنت تو رہتا تھا نہر جیتا کیا اوس شاد میں شاد جنوں نے الغیر کی مراد سے رہبر کی مدد جب گیا شیرین کا محل اس کے کچھ دور کو تیرا ہوا تجھ سے ہفت روزہ رو رہا ہے		تیشہ کو اٹھا دشت چراگاہ میں آیا جا پہونچا چراگاہ میں جنگل کی زمین پر جاتا تھا جدھر شکل وہی پیش نظر تھی جاد میں صحرایں بہت خاک و طانی چھترے وہیں شیرین کی تصویر بسنا پیا سا تھا لو کا میرے اوڑھال بچا تھا چھتر کا جگر کا سپا دھٹا خوف سما یا چھتر کو تراشا کیا میں یا دل جالندہ اوس میں صحرائے لپیٹے ہوئے نہ کو رکھا کہیں جاہد کا نہیں تار جنوں نے لے آیا میں اوس نہر کو معشوق کی حد شادی مجھے غم ہو گئی رو یا دل مجھ کو اور خند نصیب کے سخن ملب سے



خواجہ خضر کا	نصیحت کرنا خواجہ خضر کا فریاد	دوہرہ
رنگ کھیلنا باقی ہر اب تجھ کو عشق کی ہر لی بین نیر پاد سے مراد اپنی پاؤں سے نہر عمل میں لیجاو مدد کر دیکھا وہ جسے تیرا یہ ڈھنگ لگا لاسے	اب خوش ہو فریاد گل اسید پھر لگا جھولی میں فریاد سے بہت کو مست بار نہ محنت سے لکھراو دلو کو رکھہ ضبو تا جو تو فریاد عشق میں مدد لائے	دوہرہ
فریاد کا	عرض کرنا فریاد کا حضرت خضر سے	دوہرہ
دانا پانی حرام ہوا ہے طبیعت اب گھبرائی ہے کہ دانا ہی تیر نصیحت پیر جو بنے دل پر کھلایا مسل کے نیچے پہونچی لایا گھوڑے کے اک سوائی ہے	سے کوئی تیر پیر خیر میں جان کی نوبت آئی ہے کہ دانا ہی نہر کھوڑے چلے دوش پر تیشہ اٹھایا شورش ہر میں ہر داجہ شہر آدھی فریاد کھدائی ہے	دوہرہ
پرست کو کاٹ کے غلو میں اک نہر دودھ کی لی ہے	نصیحت	دوہرہ

یہ جنگل میں نکل کر اور گھر گھر کج بدھائی ہو اسو کج مارے مرتے ہیں دہشت یہ جی میں سائی ہو یوں جبکہ ہیں سہرائی ہیں کوڑی کو مول سٹھائی ہو سب میں شہو فشانہ ہو اسنام کا وہ سٹوائی ہے لکھتا ہے رنج کی آہ و فغان طبیعت کیوں گھبرائی ہو	یہی کوہ ستونیسر کھلے ہیں اور گداز میں پرل چلے جنگل کے کچھ ڈرنے میں جھار میں جیتی ہو پھر پڑیاں جو اڑتی والی ہیں پی پی کی کردوہ توالی میں وہ شیریں کا دیوانہ ہو چھوڑے اپنا بیگانہ ہے باول بک سلاہی زبان فقہہ طول تو کہ نہ پینا
---	--

### عرض کرنا شیریں بو وزیر زراذ کا شیریں ہو

وہ ہر وزیر زراذ کا	یہی محل میں کیا کرے چل کے دیکھ بہار شیریں نہر کی آہ میں
--------------------	--

ہو گئی سب طیارا جکل محلو میں وہ آویگی شہزادی سی وٹھو محل سے چلو ہان جاو لہلاو بیٹھے بیٹھے محلوں میں تیری طبیعت گھبرائیگی	چار قدم چلے دیکھ کی طبیعت خوش ہو جاو گی شہزادی سی یہ نہر کی دیکھ لوٹ اپنی گھر آوین جنگل کی گریہ کر گئی دل کی کہدورت جاو گی
--	--

### غزل وزیر زراذ کی راکھی بہاگ میں

ارمی شاہزادی مری بات مان کیا تو نے زلفون میں بسکو اسیر ترے واسطے کوہ سے لڑ رہا پہاڑ دن سے لایا نہر کو نکال ابھی سچ فقہ بہت دور ہے	نہ لے مفت میں اوس بچاری کی جان دکھا چلے صورت ادسی میری جان نہ کر اوسکی محنت کو تو راہیگان دیا پورا جو کچھ لب استمان دزارو کہ لے اپنی باول زبان
---	--

### غزل شیریں بجواب غزل وزیر زراذ کی

جو وہ میرے علم میں رہا جمل جن کئی دن سے دل ہے مرا بیقرار مرے دام میں آپ سے آگیا وہ کرسی سے بیٹھا ہوا گر پڑا ذرا کہدے باول غم کا بیان	مجھے بھی بن اوسکے نہیں کل بہن جدھر تو بتاتی رہے چل بہن خدا جانے کیا پڑ گیا بل بہن نہ جادو کیا اور نہ کچھ پیل بہن کہ دو بھر ہوئی ہے گھڑی بل بہن
--	--

سوار ہونا شیریں کا واسطے دیکھئے تھر کے

دو ہرہ منگیا تھا لا جو رو کر سولہ سنگار  
روانگی شیریں کا جا پہونچي سر باد تھا جی جان نثار

جسجا جان نثار جگر میں مرقا آہ کر مارے تھا  
فرہاد دوسے شہر سچ کہا شہر جان کیوں اپنی ہار  
ہاتھ میں تیشہ لیے ہو شیریں کا نام بکارے تھا  
فرہاد دے دریا سب تیر کیا اب پہونچي ان کنارے  
بات نہیں سنتا میری کیا تجھے زندگی بھلائی  
نہر کھود آیا ساری بستی نزدیک ہماری ہے



جواب فرہاد کا شیریں کو چپان کر

دو ہرہ جان جان لایا بجائیں تیرا فرمان  
فرہاد کا اک تیرے دیدار کو تڑپ رہی تھی جان

تڑپ ہی تھی جان بات تیری جسم یاد آتی تھی  
شہزادی رسی جان فدا کی سینے یہ تیرا حکم یاد  
چھاتی پر میری اوس دم ان گن سی لہراتی تھی  
فرقت میں تیری جسم طبیعت اپنی گھبراتی تھی  
شہزادی رسی بھوک نہ تھی کچھ مجھ کو کھانا کھانا کھانا  
جس جا پر میں رونا تھا وہ بھی مجھ کو بھجاتی تھی

جواب نثار شیریں کا دلیں نہو یا بوس کو بھولے جان نثار  
فرہاد کو دیہی ہون میں کان کے تجھے در شہوار

یہجا پر شہوار مول اسکا اک بڑا خندانہ ہر شہزادے کے یہ بڑے بہا خچ میں اپنا لانا نصرا بہا رہتا سب کے کھوٹا کھجک کار مانہ ہر	سات سات اقلیم کی قیمت کا یہ ہر اک دانہ ہر شہزادی کے شہر میں اگر میرے نہ تو تکلیف ٹھانا چلن میں بڑے تو نہ لگانا کیونکہ شہر میگا نہ ہے
--	--

### غزل شیرین کی

ہر سان نہ تو ترے تھکا میں ہوں لکھا کب مٹے گا یہ روز ازل کا نہ رو کر ٹھامیرے دل کو دیوانہ جو خوشی ہو تو میں وہانی ہوں تیری حکیم بچے کبیا رکھا عقدہ کھیلگا نہو ایک کیونکر زبان میری تیری ندا آئی بادل کی اس گفت گو پر	اگر خضر ہے تو تو طلعات میں ہوں جو تو دن ہی میرا تری رات میں ہوں بھلا ابر تو ہے تو برسات میں ہوں اگر تو بلا ہے تو آفات میں ہوں سکندر جو تو ہے طلسمات میں ہوں سخن ہی تو میرا تری بات میں ہوں فسانہ جو تو ہے حکایات میں ہوں
---	--

### غزل فریاد کی

ترے درد و فرت سے مجبور میں ہوں تری ہمسریا کبھی کبھی ہر دعویٰ ترے رخ سو رخ اپنا کیونکر ملاؤں دکھاؤں تب پنا کے جا کر اپنا جو تو ہے سیمایاں عاشرت کھا خدا کے لیے اتوا مل گئے سے ذرا کھول پاؤں اپنی زبان کو	اگر تو ہے نزدیک تو دور میں ہوں کہ تو شاہزادی ہے غم دور میں ہوں جو الماس تو ہے تو بلور میں ہوں محل میں تو خوش ہی تو رنجور میں ہوں تو اس جا پہ بیمار مشہور میں ہوں بہت دن سے اس جا پہ رنجور میں ہوں تجھے گرو خوشی ہی تو مسرور میں ہوں
---	---

### دوسرے

جو اب ہر فریاد کا محبوبوں کے کان کی اسی سحر جوتی نشان	تو نے اوتارے کان سے بجز کیوں میری جان شیرین سے
--	---

اسے جہودا شہزادہ احمد کو رسا نکات کے تار کھینچا  
ازم انور حیات سب تو یہ موتی بھی اتار دی تار کھینچا

شہزادی رمی تجھے چاہیو شال دشا لبھاری دانت تیر موتی کی لڑی گلگنت و رختار میمن	شہزادی رمی ہم فقیر و نکلیے زیب اکلی ہماری بھولی بھولی صورت کا اور بول بھی پیار پیا ریز
دو ہرہ	
جواب	گھر کے دینے سے ارے کہیں جن ہوئے مارونکے ہونے سے کچھ نہیں روشنی چاند
شیریں کا	یہ دولت اس کی ہر بخشش ملتی نہیں ٹھکانے سے دیوانے سے ہیرا موتی پہنے مگر تیں اس کو بھکا بیچ میں لگتے ہیں دکنور لکھنؤ بیچ میں لگتے
شیریں کی	
تیری باتوں نے مجھ کو دیوانہ کیا	
چاہ نے تیری کہیں کا نہ رکھا نہر کی خاطر مجھ کو بلا کر باول کی ٹھمری جان پر گائی	اپنوں سے مجھ کو بیگانہ کیا ارمی جانب دشت روانہ کیا لوگوں نے اسکا منانہ کیا
سمجھانا وزیر زادیکا فرہاد کو	
دو ہرہ	لے لے تو فرہاد یہ ذرا نہیں دم مار دیتی ہے شیریں تجھے اپنے گھر اوتار
اپنے گھر اوتار تری بھنت یہ کیسی قسمت ہے دیوانے سے یہ دولت بے بہانہ اس کو منہ پور مجھے ہوا معلوم تری فراداد یہ چھوٹی ہمت ہے	سات بادشاہت کی اسکی ہر دانہ کی قیمت ہے دیوانے سے ہاتھ میں آتی ہے دولت اس کو وہ دولت ملتی ہے تجھے جو چند خراج کی قیمت ہے
جواب فرہاد کا وزیر زادی سے	
دو ہرہ	لیج دین کا دے رہا تیرا خام خیال میں تو صدقے کر چکا ادھر جان ادا ہے
اوپر ہاں اور مارا اری قربان کیو میں تیرا پڑا	دولت جو تو دکھائی سبب یہ تصدق کرتا ہے

دیوانی ری کیا تو ان موتی کا لایج مجھ کو کھلاؤ میں تو اوپر فدا ہوا ہوں درو سکا دم بھرتا ہوں	دیوانی ری او سکو بھی لون سلطنت اگر مانتے ہو جینے کی نہیں خوشی مجھے ہر گز نہیں تابو
---	---

دوہرہ	بہن تو اس مجنون کی باتوں پرست جا کنا ماننے ہے نہیں کسی کے بلاے	شیرین کا
-------	---	----------

کسی بلا اسکو سمجھاؤ کنا نہیں یہ ہمار کہ ہنساری مت کر اس بات بھلین چل پویا تو دینی ہر موتی اسکو یہ کنکر بیچا لئے ہے	تو کرتی ہر رحم بناوٹ کی باتیں وہ جانے کہ ہنساری سرخالی کرے کون یہ ہو کہ کھڑا آنا لایج دھن کا نہیں کھتا ہر دین فرما تھا ہے
--	---



دوہرہ حال	پاس سے اسکو کیا بھی آسن صل کی توڑ نیک چٹک کر جنم بر لوٹی رونا چھوڑ	لوٹنے شیرین کا
-----------	---	----------------

لوٹی رونا چھوڑ محل میں صبرت بھری ہوئی دلکو نہ اس کے چین مجھ کو قرار تھا ظاہر میں دشمنی تھی یہ باطن میں پیار آہی تو میں محل میں اپنے پر پھرتی تھی گھبرائی	غشقت جو تھا باطن میں اسکا چہرہ پر روتھی ناصح تھا اسکا تو تو ہما ہنر ارتھا دونوں لو نہیں صل کا دارود ارتھا جیسے رونا چھوڑ کے آئی خبر نہیں اسکی پائی
---	---



غزل فرما دے	جس تگر دم دور دین بیاہیں ہم وہ نہیں تھا زندگی تلخ ہو اور حبیب سے ہزارہیں ہم کیوں نہیں آتھا	ہجر شیرین میں
دوسرے شیرین کی شیرینی کی کچھ تو چھوٹا لب لباب کیا تھا	بات مردی کر کے گرد لیس نکلتا ابھی ہو جا جاتا	وہ پری گل ہو اگر دوست تو خار میں ہم کام نہیں رہ سکیا
یاد کر کے قدر عنا کو میں ہر بار سر دکو کرنا ہوتا	سو میں لعل پریشاں کیسے مجھے مار گئی یہ کہتا	رسو جاکر پوچھتا سر بار بار میں ہم وہی یوسف ہے مرا
ہاں فوس کیا دل خجے اپنا حبیب دشتہ وہ میں غیب	دیکھے صلح ہو اوسکا مجھے کس طرح نصیب	جرم جو چاہے کلوں کے سزاوار میں ہم چاہے جو دیکو سزا
چاہے وہ قتل کرے چاہے دھارے وہ جانکا مٹا	چاہے وہ بچے لے مجھ کو سر بار بار پکار نہیں مجھ کو اٹکا	وہ گنہگار کے ہمو خطا وار میں ہم راضی تسلیم و رضا
دکھو میں کیا کنوچے کیا لٹکے خراب کیا جینا عذاب	ہجر میں جسے مری زندگی ہر شل حباب نہیں بتا جواب	بات کے مارے نہیں کشتہ تلوار میں ہم لا دو اسکی دوا
میں نے کیا تھا کہ پیدا کروں کچھ سیم وزر جانک شاہ کا	یہ نہ سمجھا تھا وہاں ہو گا میر جان کا ڈھیر لایا نظر	بیچ میں جس پری سیر کے گرفتار میں ہم مارا دیوانہ بنا
بیمچی محلوں میں ہر وہ جو گیا گھر بار و بچہ شکل آرا	جان دل دیکھا اب ہجر میں جس فرما نہیں کی کبھی ریا	غیر کا وہ ہی باب جسکو طلبگار میں ہم آیا اگر نہ بھلا
ایک تہی اوڑھتا رہا اسشت کی خاک ہو گئی خاک	تار ہو ہو گئے چاکے گریبان ہو چاکہ نہ بادا ہر پاس	آب خیر کے بس ایشیہ دیدار میں ہم نہیں کٹا ہر گھلا
بچ پاد دل تو کرگو ہر شے لاکھ تیرے دل میں	حشر میں اب تجھ کو بتائینگے مولا جیگے یاد ہر نصیب	گو میں عصیان کے بھرے لاکھ گنہگار میں ہم بخشد ہو گا خدا
خبر کرنا اہلکاران کا بادشاہ کو بدنامی نام شیرین سے بسبب عاشق ہو فرما دے		
دوسرہ زبانی	جانی جرئت بن کے کسے آئی لاج شیرین پر عاشق ہوا اک دیوانہ مزاج	اہلکاران کے

اک دیوانہ مزاج رات دن شیریں شیریں کہتا ہے کہ شاہی ہجو وہ اک فرد در دیوانہ اور سودائی نہر جہاں آئی ہر وہ کس جنگل میں رہتا ہی	خاص محل چوہر حضرت کا وصال و سکا چتا کہ شاہی گردن مروانیکو قضا و سکی را آئی خاک وڑاتا پھرتا ہے آنکھوں نے آنسو بہتا ہے
---	--

حکم بادشاہ کا

دو ہرہ زبانی	کون ایسا جاسوس ہے تم میں اہل شعور ٹھونڈھے جنگل سے اوسے لائے میرے حضور	بادشاہ کے
--------------	--	-----------

لائے میرے حضور جو مرست میری لینے آیا ہی آئے تو اوسکو شیریں کا عاشق بناؤنگا ہرگز نہ اوسکے قتل سے ہاتھ اٹھائونگا عاشق تو وہ نہیں ہوا مرست پر ہاتھ لگایا ہی	جنے مرست لینے کو میری یہ وہ بتایا ہے چاہت کا بھیجا کو میں شمرہ دکھاؤنگا اور گوشت اوسکا زاغ و زغن کو کھلاؤنگا اوسے چاہتا ہی میں پرکھو میں جسے بٹھایا ہے
---	---

بیان جاسوسوں کا وقت روانگی تلاش فرماؤ کے

چلے ہم لوگ دس باڑا تلاش اوسکی کو آوارا بس اک دن نور کے رشکے جو دیکھا پیر پر چڑھکے کہا جا کر کہ عاشق تن ہوا کیوں جا بھاؤشن	کئی دن سر کو ٹکرایا تپا اوسکا نہیں پایا نظر ہر سو جو دوڑائی کھڑا اک پایا سودائی اکیلا میں پھرتا ہے نہیں مگر سے ڈرتا ہی
---	--

جواب فرہاد

اے تم کون ہو سارے جو بن میں پھرتے ہو مارے نہ وحشی ہوں نہ دیوانہ عجیب میرا احسانہ سیان اسن سے جو آئی اوسیکا ہونیج دلی نہ آئی خود نہ بلوا یا کسی نے ایسا بھیکا	حقیقت یہ زبانی ہی کہ طول اپنی کہانی ہے محل جوشہ کا پایا ہے وہی دلبر ہمارا ہے نہ بات آنسو مری مانی ہوئی ہی تلخ زندگانی خبر کچھ اوسکی لائے ہو جو میر پاس آئے ہو
---	--

جواب جاسوسان

دو ہرہ جاسوسان	چلے جنگل چھوڑے دل کو کیسے شاد بھیجا ہے اوسنے تجھے تجھے ہے جسکی یاد	فرہاد
تجھے تو کس نے یاد دی شیریں تجھے آئے ہیں	پیام دلبر کا تیرے قاصد بنکر ہم لائے ہیں	

شیرین کا تیر عشق میں جینا و بال تجھ کو نہیں حبیب کا اپنے خیال ہے داغ ترخی قوت کے اوسنہ و آن دلیر کھا لین	کاشا ہوئی ہو سو کھ کے اپنی حال جو کیسی تری یہ چاہی کہ سا خیال ہو نعل کے سار لوگ دیکھ کر لو سا کجبر ہے
--	---

دوہرہ زبانی	باتوں سے تری ہوا دلو میرے قرار ایسی کب قسمت میری مجھے بلاوے یار
-------------	--

مجھے بھاگیا زبندگی اس کے بن اب بھاری ہے سچا کلام ہے کہ بناوٹ کی بات ہو دیتا مجھے جو ہجر کے غم سے نجات ہو مجھے نہیں انکار جان کی مالک شیرین یاری ہے	جان نکلتی نہیں اذیت میں یہ جان بھاری ہے پیغام یار کا مجھے آب حیات ہے حاضر غلام چلنے کو اب تیر سات ہے ہر محکوم کو آقا کی لازم مسرمانہ داری ہے
---	---

حاضر کرنا جاسو سا نکا فرما دو کو دربار شاہی میں
---

دوہرہ زبانی	کئے تھے ہم جب کے وہ خانہ برباد در دولت پر آپ کے حاضر ہے فرما دو
-------------	--

جاسو سان	زبان چسکی کلمہ ہر دم شیرین شیرین بھاری ہے کہ شاہی ہوا تھا جو کچھ حکم وہ سنے آج سجایا مرنے پر موجود یہ اور جینے سے بیزاری ہے
----------	---



	غصہ کرنا خسرو کا فرہاد پر اور سمجھانا او	
خسرو کے	چاہا او ٹھون تخت سے بے قتل فرہاد خون خدا سے موم ہوا وہ خنجر فولاد	دوہرہ زبانی
کہا اسے زرد سے سمجھاؤ تو وقت انہی مشغول ہو گیا میں اللہ کے کام میں زرد کیے چاہا لے لون او اپنی ام میں	وہ خنجر فولاد موم ہو گیا نصیحت یا د آئی شمشیر جو بہ نہ تھی کہ کے نیام میں پانی کر تھکی جو بس اس کے کلام میں	
	فرہاد نا خسرو کا فرہاد سے	
وطن تیرا کہاں ہے ملازم یا کہ افسر وہاں کدہ کا نام کیا بتا احوال اب سا شاہو نکے آگے شہ نے کہ کیسی عزت پائی	تو ہی فرہاد نامی ہی بڑا نامی گرامی ہے بتا کیسی ہے آبادی گھر و عین رنج یا شاہی جاری حکومت کی ہے اور کسی بھری دوہائی ہے	
	دوہرہ	
خسرو سے	نام جو پوچھو ہو میرا ہو نگا میں فرہاد عاشق تن ہوں عشق میں سبکا ہوں او شاہ	جواب نے ہا و کا
سچ و عالم اور درد و غم جاگیر میں میری تباہی سامتی ہوا کے گھوٹے پیکر سوزین چلنی زہر گریبان کو ستا تا میں	میں سبکا او ستاد ہوں ملک عشق پہ میری تباہی اہل غفلت کی فوج میں ہم جان نثار میں یتیم فغان پر آہ کی برجھی ہزار میں	
	سوال فرہاد	
جنون مجھ پر چاہا جہان میں قبضہ کیا محبت اپنا پیشہ ہے یہی سر ہے یہ پیشہ	غنیم اس جا اگر آوے تو فرما ہمیں رک پاتے ہمارے آہ کے بھار فلک کے توڑیو انے سایا اپنا گھر ہمارا ہے	
یہ کنکر زہر ہمارا ہے	جان تھیلی پر کئے لشکر کا ہر اک سپاہی ہے	
	سوال خسرو	
وہ شہزادی ہی تو مزدور کمان یا سترامقہ	تو ہی شیرین کا شیدا ہے کہا نے عشق پیدا	

ہوا ہی کیا تو سودا کی قضا اب تیر کی آئی	غور حسن ہر اوس کو لیاقت یہ کہاں چھک
ہزاروں ادیبہ مر تھیں خدا جان اپنی کر تھیں	اے توجان پرست کھیل محل میں بیٹھا اور پریل
نذرین شیرین دلبر کو تو دیگا یا نہیں سر کو	تو کیوں نام ادسکا لیتا، اے جان اپنی تیار

### جواب خسرو فراد

شما عاشق بجا ہوں میں دل جان خدا ہوں میں	شما عاشق جو دلبر ہیں گداؤ مشہر بار ہیں
نہ میں وحشی نہ مستانہ ہوا شیرین کا دیوانہ	اوس دعویٰ شنشہا ہی مجھے عشق کی شاہی
جو غم میں اور رونے ہیں نقد ہم بھی سچے ہیں	نہ وہ جب تک بلا لگی مجھے نہیں چین لگی
جو خواہش اسکی دلبر کو قلم کرے مے سر کو	یہ چاہا جیسے لب کو نقد کر چکا سر کو

### دو ہرہ سوال شیرین کے تو عشق کا نام ارے مستی زرد جو تھک چاہے لیجا جان نہ دے خسرو کا

فریجا اور جان کہ کیا تجھے زندگی بھاری ہے	جس شیرین کو تو چاہے محبوبی ہی ہماری ہے
دیوانے رہے جو تو مانگے مال خزانہ میرے بٹے	دیوانے شیرین کا مست نام زبان پر اپنی لاد
رسوائی ہر اکسیر میری تیر کی لٹو رخواری ہے	سمجھائیے نہیں سمجھتا کسے یہ ست ماری ہے

### دو درہ

تجھے کہنا میرا نہیں ہو اپنی ناحق کو جان آو	ملک بھی تیا جو میری تیا نہیں غلط میں ہی آو
گوشتین جھوٹ پرست نہیں اے محلو نہیں لگو لگاؤ	تلاش کے بھونکوں کو شکر اے شیرانہ اپنا بناؤ

### دو ہرہ جواب تو ہی اوس کو چھوڑ دے تجھے مٹی سمجھاے میں تو عاشق ہو چکا جان رہے یا جاے فرہاد کا

جان کہ یا جان شیرین بن اب جانی ہے	میں اوس کا وہ میری دل نے بات ہی بھائی ہے
کہ شاہاچی ہفت اقلیم جوئے نام پراو کی لٹاؤں	کہ شاہاچی تخت بھی تھکے کروں اجاؤ سکواؤں
لاچ دھن لست کاست کی قہار کہانی ہے	جان دمال کی مالک میری وہ شیرین لٹاؤں

### دو درہ خسرو فراد کا

مجھے شاہا تو عیث سمجھاؤ کیوں لاچ تو دھن کا دکھاؤ	جبے میرا شیرین لگا جب کھوں ہی نظر آؤ
--	--------------------------------------

جبے جی الفت کو چھڑوان جان رہے یا جاوے	رام غلام کا مکہ رنگیلا اے خوش ہو جو اسکو گام
دوہرہ سوال	شیرین شیرین چھوڑ دے رستے نہ تو دن رست نشل نہ کر فرہاد وہ چھوٹا منہ بڑی بات
چھوٹا منہ بڑی بات نام کیون شہزاد کیا لیتا ہے دیوانے رستے لاکھ میں تیا طے اہل نہیں ملتی تیری لاکھ جان دیکو فقیر کب تخت تاج کو پاوے ہی	جان بوجھ بلایا میں پکے جان کو اپنی دیتا ہے دیوانے رستے رضی ہی خالق کی خاک میں لہجہ میں اکہیں خاک کے چھٹاتے ہیراموئی تلجاوے ہے
دوہرہ جواب	شاہجی اب قید کر چاہے گردن ما بن شیرین کے ہی نہیں تم بھرنے مجھے قرار
روم بھرنے قرار نہیں یہ عشق جان کا ساتھی ہے کہ شاہجی قابیستہن میرا روح شیرین پیاری جان نکلنے کو تن سرتن میں ہر دم گھبراتی ہے	جب تک اسکا نام نہ لون میں چین مجھ نہیں آتی ہے کہ شاہجی روم روم میں گرمی وہ جان ہماری روح جو سیلائی ہے اسکی گلے میں آتی جاتی ہے
دوہرہ فرمانا	زور جو اہر دے رہا اور ملک جاہر جسیر بھی نہیں مانا وہ ظالم لے پیر
وہ ظالم لے پیر کھیلے رکے لڑو کھیلے رکے وزیر رکے کرانی تیر جو اس سے چھچھا چھوٹے یہ فقیر حُرست میں میری ناحق داغ لگا دیگا	نہیں نکل کو ڈرتا ہی اور جان یہ اپنی کھیلے رکے وزیر رکے سانپ بھی مارا گیا اور لٹھی نہیں ٹوٹے چرچا اسکے عشق کا سا کہ ملکوں میں ہو جاوے گا
دوہرہ جواب	شاہ کیا متے کون عشق ہے جبری ہلاے یہ جن جکے سر چڑے بن ماے نہیں جاے
بن کر نہیں جا بھی عشق کا دشمن جانی ہے کہ شاہجی کہہ ستون کی شرط اس کی ٹھہری جاوے خسرو تاس میں کھو کیگا سوت بھی خزانہ ہے	جادو ٹوٹا مٹر اسکے اگے ایک کانی ہے کہ شاہجی جب تک کاٹے نہیں نہیں دربار میں سر ٹکرا کر مر باد دیگا آکے بات بنانی ہے
دوہرہ فرمانا	بات ہمارے وزیر کی ستم سے فرہاد گر شیرین لینا تھے را میری مراد
بادشاہ کا فرہاد	

کوہ بہت بڑا ہے شکر لگا لے تو حرا دہانی پاؤں دیکھو آئے چاہے تو سر جاتے نہیں شیرین بیاری گر دین نہیں بواہوس ہو تو نہیں شہر میں میرے آؤں	بر لاسیری مراد رستہ صاف یہ لکل ہو جاؤ دو پوٹے سے جینک نہیں ٹھوٹا کوہ چھاتی سی بہاری جو عاشق صادق ہو تو تو شہر طمری جا بر لکاو
---	---

دو ہرہ جواب	شاہاگر پورا کرے میرا قول و سہارا شکر نکالوں کوہ میں کر کے جان نثار	فرہاد کا خسرو
-------------	---	---------------

کر کے جان نثار کوہ پر تیرے حکم سے جاتا ہوں حنایہ کہیں بھی جاتی ہو تاثیر کوئی ندی پر جی ہوئی ہو جی عاشق کی چاہ کی آہ سے میری زمین کا پتی اور فلک تھرتا ہو	دھڑکے تو ہی دست پھر میں جا کر جان انا ہوں اکدم میں بھونکے تیری ہی بجلی لنگھ کی رہتے ہیں خضر ہسرتی بھونکے راہ کی تیجہ کا دل موم ہو کر پانی سے پکھنا جاتا ہو
---	---



دو ہرہ	خون پہ میرے گری جنم برق نگاہ مجھے بجلی سی جگمگی اوس فرہاد کی آہ	شیرین کا
--------	--	----------

اوس فرہاد کی آہ نے مجھ کو کیا مل میں ہوئی گھوڑے اپنی نیر کے چیلے ہو سو دل میں خیال آیا نہ بڑھ آگے زینہا عشق میں تیرے سچا ہو یا جھوٹی ساری کمانی	جنون پھاڑا اگر بیان مملو ہے نکلنے کی عثانی آئی جان یہ کھو در ہا تھا وہ کوہ ہا گوشتے میں چھپے دیکھ تو عاشق کمال تنہا تو دیوان نہیں کوئی ساتھ اپنے بیگانی ہے
--	---



	سچا نسا فراد کا شیرین کو اور جواب دینا	
شیرین سے	دو ہرہ فراد کا تو تو ہوگی محل میں کرنی غیر سے چین مجھے چین پرتی نہیں تیرے بنان میں	
شیرین	تیریں دن میں لکھو آئو سیک جاری ہیں خبر نہیں تو میری لیتی جینے سے ہم ہمارے ہیں	
شیرین	رٹے میں ہم پہاڑ خوش و محل میں سرسے ہمارا کانٹوں پڑاں پہاڑ میں	
شیرین	لیتی بوخون عریک شاہی بل میں تو دشمن لکھی ہوئی تھی مری کیا ازل میں	
شیرین	مجھے نہیں کچھ فکر میری جان ہی لبو شیر آتی ہے یہ بھی پوچھا بھی نہ تو نے کون ہوا سوا لی ہے	
شیرین کا فراد میر	دو ہرہ جواب رو رو کر تو ہجر میں جان نہ کر برباد میں تو حاضر ہوں کھڑی خدمت میں فراد	
شیرین	خدمت میں فراد تری اب شیرین کھڑی کھلی ہے سوا میرے تیرے نہیں حاضر باندی اور سیلی ہے	
شیرین	آئی ہو نہیں کھال لے حشر کھال کی جاتی رہت جودل سے کدوت ملال کی برباد کر نہ آبرو جاہ و جلال کی کھوتا ہے کیوں حرام میں نیت ملال کی	
شیرین	کاٹ چکا تو کہہ ستون تو تھوڑی محنت باقی ہے شرط جیت لی پھر تو ہے اور میں ہوں ہی ہر ساقی ہے	
شیرین	دو ہرہ جواب جاتو اپنے محل میں اسکا نہ کر خیال بن جیتے اس شرط کے ممکن نہیں ملے	
شیرین	مکمل نہیں نہ بات کیا تو نہ منہ سے نکالی ہے محمشر کا ہر خوف قیامت سر پر آنے والی ہے کہ شیرین رہی حرام جواب کروں آؤ گیام نہ کھلاؤ کہ شیرین ہی سب میں ہوں بنام ملوک لکھی پادشہ اس جا پر میرے تیرے نہیں کوئی پوچھنے والا ہے مولا تو ظاہر باطن کا حال دیکھنے والا ہے	
شیرین	دادرہ فراد کا	
شیرین	تجھو شیرین محل ہر کیا اپنے بیگانہ کو بھگایا تین ایسا نہ تجھے سب کون ہوا اری چھوڑ دیا کھر دوارا	
شیرین	واپس پھر تا شیرین کا اور مرزا کھوٹ کیا بادل بچکے گائے دادرے	
شیرین	کے میں جاتی محل میں بھول میری یا شرط جیت کر آؤ محلوں میں فراد	

مخلون میں فرہاد آئیو جب تو کوہ تمام کرے کہ داتا جی کوہ ستون پیری محل کی ستر لگائی لکھا ازل کا کشتا ہی آقا خواہ غلام کرے	خسرو کو پہلے دستے اور بس میرا پیغام کرے کہ داتا جی نہیں گئی تھی دور قضا گھڑ کی آئی بات جو ہونیوالی ہو اس میں کیا کوئی کلام کرے
---	--

داورہ شیریں کا	
میری جاہ نہ دے بھلا نا دام میں آنا کیسے بن میں	تم صحبت شرط جانا ارے کیا ہی گھوڑا زانا
جیتا نہ دیکھوئی فرہاد رہو ابلا کلو گے سنے چن باب	مجھے آگے سیما چلنا میرے دشمن کا یا گھرنا



مرزا اسپ شیریں اور کابچہ پر سوار کر کے لیجانا فرہاد کا شیریں اور ملاتی ہوا گرا رسالہ نگار

دوہرہ	راہ میں جدم مر گیا شیریں کا رہوار دیکھا بنے کوہ سے پیدل ہوا سوار	فرہاد کا
پیدل ہوا سوار دیکھ کر میں اوسکے پیچھے لا گیا جاتا تھا بھاگا رو میں تھا خوف زنیہا آئے جو اپنے روبرو چالیس تھے سوار دیکھو اوسکو شیریں کے کماندار اس سے بڑھانا تو	اوٹھا کے شیریں کو کا ندھے پر گل کیا بھاگا سو کوس پر دکھائی دیا بھگو اک غبا سرا را دن سجو نہیں تھا گرا رسالہ آ باتون میں گل دیکر اسکو دام میں اپنا لانا تو	
دوہرہ حال	گرا نوکر شاہ تھا فوج کا تھا سردار جاتا تھا کہیں گشت کو لیے ساتھ سوار	گرا رسالہ دار کا

لے ساتھ اسوار گشت کو کی طرف تھا وہ راہی فریاد کے وہ حال سو آگاہ تھا کمال شیریں کو دوش پر لیے فریاد پر بلال شیریں کو اس طرح دیکھ کر غرت شد کی یاد آئی	مگر عشق شیریں سے وہ بھی بنا ہوا تھا سوائی جھل کے دریاں جو کچھ تھیں آوے جھل کی سمت جاتا ہر جگہ تھیں گرفتار کر نیکو اسکے اپنے دل پر شہنائی
---	---

دو ہرہ گڑا	کسان جابجا بھاگ کر تو مجھ سے مردود دشمن تیری جان کا ہوا ہون میں موجود	رسالہ دار کا
------------	--	--------------

ہوا ہون میں موجود و ذرا الفت کلبے دکھانا ہونا	شاہد کی محلوں میں بھانڈا کھانا کھانا ہونا
حقاً ہونا گڑا رسالہ دار کا فریاد پر	

فرشتہ آگیا تیرا بگالایا ہے شہزادی ارے کیسا تو بیڑ ہے	فریاد خبر کا کچھ میرا ہوئی محلوں کی بربادی غاجری فریاد کی گڑا رسالہ دار سے	ترا ایسا بڑا مقدور جھکا دے جسکو عالم ہتھیلی پر رکے سر سے
--	--	--

دو ہرہ زبانی	مجھے غریب پر رحم کر روک نہ میری راہ بانہ گئے کی لاج تو میرے ساتھ بناہ	فریاد کے
--------------	--	----------



سیرے ساتھ بناہ غریب نے رات کا مارا ہونا	بے بس بن سکیں ہوں میں در جلا وطن ارا ہونا
---	---

عاجزی	
خطا کی بیس کیا تیری	جو تو فرادہ اب گھیری
غریب کو سستا تا ہر	ترے کیا ہاتھ آتا ہے
گنگا رہوں خطا وار ہوں	دکنو دیکھتا رہا ہوں
گر ان حق گھنپتا تو اسپر تلوار	خطا دار میں شاہ کی باندہ مجھ یا مار
دوہرہ جواب	شیرین کا
باندہ مجھے یا مار چھوڑ دے	غریب سپکا کو
کہ گزرا ہر جو تجھے خواہش رکھ	ہو تو لڑائی جزا
ایک ایک سوار کو دیکھ کر	تو چاہیے گھر
داورہ شیرین کا	
کیون بدگیتی حق سدا	تجھے ظالم نہ نہیں ہے
تیری خطا کیا سزا کی ہر	جو باندہ ہے اور لگا ہے
دوہرہ جواب	گزار سالہ دار کا
ہاتھ جوڑتی کس لیے تو میرے بد ذات	حسرت ہارون رشید کی دی فروز کو ہاتھ
دی فردوس کے سات نخب خسرو کا نام جگاتی ہے	نسل میں تو کر کے اور کیا وکس داغ لگاتی ہے
کہ باندی ہی نہیں محل شاہی بچھو پیٹ جایا	کہ باندی ہی کسی ٹڈی فوج کے مجھے شہزادی بنایا
ادب شاہ کا بھولی ہر تو اپنی نسل پہ جاتی ہے	شہزاد دکنو چھوڑ کے فردوس آگئے لڑائی ہے
داورہ گزار سالہ دار کا	
تو کہتی بات بند دے	مجھے کچھ ہو کو سکا دے
عاشق کی اپنی سفارش کرتی	جانب کی تو ناحی سچا دے
دوہرہ جواب شیرین کا	جو چاہے تو کہ مجھے لوٹدی کہ یا شاہ
بمھکو تیری چاہ محبت باتیں یہ سنوائی ہر	سنوائی باتیں تری مجھ کو تیری چاہ
میں مرنی تجھ پر نہیں بھجو میری محبت آتی ہے	

<p>کہ گراؤ آج سے تو عاشقی کا سیر ذکر زبا پرست لانا ارے ہو غا نہیں بات مرد و تیری یہ جاتی ہر</p>	<p>کہ گراؤ سے مرعجبی ماؤن نہ میری لاشق تو اوٹو م آنا یہ بھی جانتا نہیں دیوانے کون مجھ بھائی ہر</p>
<p>ٹھہری شیریں کی تو نے مانی نہ بات ہماری</p>	
<p>اسی یو غائی پہ تو کرتا تھا مجھ سے یاری سدا بھاگتی پھرتی تھی میں دیکھ کے آنکھ تیری تجا کا تو ہر سرن میں دیکھت زار و ناری</p>	<p>خوب ہوا تیرا دم میں آئی ہوتی میری اری بھلا ہو پونہ نہیں بھیجی ہو جاتی جو ہماری دشمن سن سکر مرعجاوین نقشہ رہتا جانی</p>
<p>دوہرہ جواب</p>	<p>روئے تو یا سر دھنے سبوں تیری ہاں دو نو کو لیجاؤنگا اب مشکین بندھو</p>
<p>اب مشکین بندھو اسے تمھاری خسرو کو دکھلاؤنگا بو بھین کے لوگ شہر کے کیا اٹھا جائے خسرو کی شاہزادی یہ اہل جمال ہے اسکے تو خسرو آگے میں بگڑے کر دیاؤنگا</p>	<p>ذیل کرتا گلی گلی کوپے کوپے لیجاؤنگا دو دکھا جواب دشت میں پکڑی چھائی نوشیروان کی نسل میں آیا زوال ہے بوٹی بوٹی تیری کانگرہ جلیوں کو کھلاؤنگا</p>
<p>ٹھہری گراؤ رسالہ داری اس جگہ موت لائی تمھاری</p>	
<p>تو خسرو کی شہزادی مزدور سے کرتی یاری بہت دشمن رو یا تو سے کارن پونچھی بات ہماری راحم غلام اور ملو پوے پکا دین گردہ تمھاری</p>	<p>گھر کے پچھڑے چھوڑ کے تو فز کی عشق کی ساری مزدور و پیر عاشق ہو کر اپنی کرائی خواری سارا دمانہ واہ واہ کر خوش ہو کر خلقت ساری</p>
<p>دوہرہ جواب شیریں</p>	<p>سجھتے تو میری خطا ہوئی ہے جو تقصیر عاشق کو نہیں چاہیے ایسا ہو سبے پیر</p>
<p>ایسا مت بے پیر ہو گرا یہ کیا ہے انصافی ہر عاشق کا دلبروں پہنیں جو چاہیے ناداؤ ادا دھائے کو کچھ غور چاہیے</p>	<p>محبوبوں کو آنکھ دکھانا عشق کا بسک فی ہر جس کے مزاج خوش ہو وہی طور چاہیے سامان نہ عافری کے سوا اور چاہیے</p>

بدنی میری کاٹے ہے تو کیسا یہ عاشق کھا جاگا  
اسی بات پراوتا دان مجھ کو محبوب بنا جاگا

دوسرا چور گرا کا  
جب تک ہونیک نہیں تیرا تیرا وصال  
جائے گا ہر گز نہیں دل کا شیخ و ملال  
شیرین سے

شیخ و ملال نہ پائے گھڑی کہاں پھر آویں  
آمل گئے سے اب نہیں چاہتے کہ اڑکی  
کچھ دیر کرے سیر تو صبح اوجاڑ کی  
کہاں تک اب تو نہیں چھوڑے شیرین چھاویں  
غیر من سول دل کے یوں میں میری جان دلی  
کر لین سوال اوٹ میں شکل کی بھاڑ کی  
ٹل جاے سر سے کافی بلا جو پاڑ کی  
ہدایت نہیں یہ کام کر گئی نہیں ہائی یا دلی

چو اب شیرین کا گرا رسالہ دار کا

اگر عاشق ہو تو میرا  
تو کسوں کے کہو کہو کہو  
بڑا ڈر ہے جو ہم ہونگے  
یام وصل ہے تیرا  
جسے باندھا کر دے  
وہاں ہم تم ہم ہونگے  
کہو نہیں جو بھلا دے  
مرا اپنی بھی تو باو  
مکان ہم میں بناو گیا  
شیراب وصل بی لہو



چھوڑنا فرما دے کہ گرا رسالہ دار کا اور مکان کا

دوسرا زبان  
کے تجھ کو میں چھوڑتا گو ہے بڑا قصو  
شیرین کے اب حکم سے ہوا ہر نہیں مندا  
گرا رسالہ دار کے

ہوا ہر نہیں مندا در بجا لا تو بدوہ فرما ہے  
کہ فرما دے کہ جلدی تیرا مکان جو مجھ کو فرمایا  
ایک مکان اس شکل میں پر دیکو وہ نہوئی  
کہ فرما دے میں نے سنا ہے نہ کہہ دکر تو ہی لایا

اس تیشہ سے تیرے سناہ کوہ کی بھٹی جیانی

نہر کرنا فراد کا شیرین کو تیار ہونے مکان سی

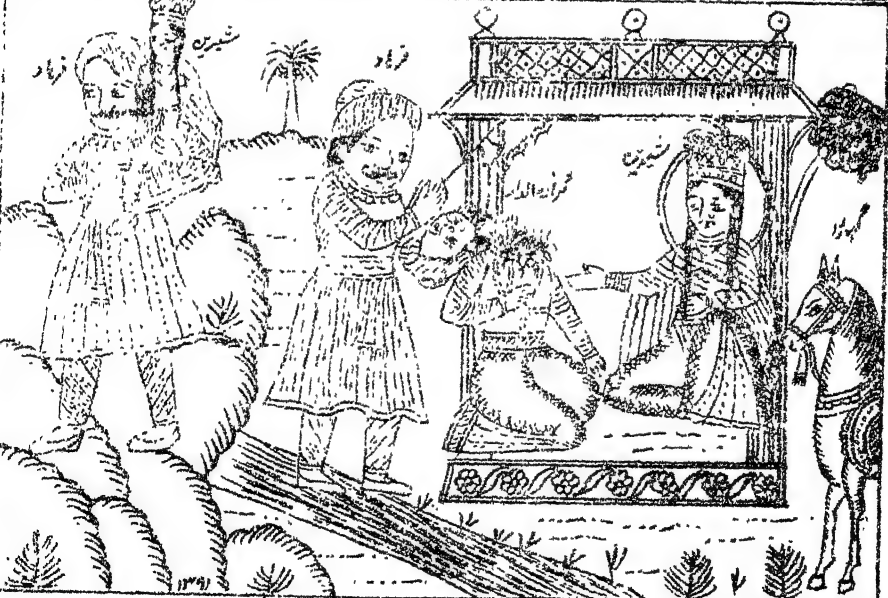
دوہرہ زبانی

مکان ہوا تیار جو تو نے جنگل میں بنوایا

جلدی سے تیار کیا اور تجھ کو لیتے آیا ہے

چلا میں سیکر گھڑ کی گاہ کہ گرا شہر کی طرف چند چو  
رہی تین باقی قطع ہم وہا کہ میں او شیرین گرا جان  
مذاق مکی باتیں خندیا نہ بھیجی اوہ سب بکٹو بکٹا  
اوسے قتل دیکھ بکھالیا

لے بھاگا اوس جنگل سے اوسے محل کے بیوٹیا



جی تو چاہے ہے نہیں چھوڑو نہیں فراد

پر بھیجی نہیں چھوڑتا یہ ظالم جلاو

یہ ظالم جلاو فلک ہر کل کو یوہن ستا تاہی

دودل کو وہ خوش اور خرم کجا نہیں بچھاتا



<p>دل چاہتا ہے کہ میں تجھے جدا نہوں تاریکیت تیرے دام سے دم بھر رہا نہوں ابکے پچھڑے دیکھے کس دن خدا ملا ہے</p>	<p>پڑی نہیں ہر عین کہ صبر کف ازون نکلے نہ جان شطرس جیتک انہوں روح تیرے سنگ جاتی ہی تن خالی چھوڑے</p>
<p>رحمت فراد کی شیریں سے</p>	
<p>دوہرہ زبانی</p>	<p>جا تو اپنے محل میں خسرو سے کہ چین مجھے کھینا ہے کھا غم میں تیرے دن میں</p>
<p>غم میں تری دین صنم میں روؤ لگا چلاؤں گا</p>	<p>شیریں شیریں مکر پتھر سے سر کو ٹکراؤں گا</p>
<p>بیان</p>	<p>چلا اوں سجا میں روتا</p>
<p>زبان پر نام شیریں تھا</p>	<p>ہی کہتا تھا اسے جانی نہ تو زبانی</p>
<p>دکھا کر رخ وہ میرا</p>	<p>چلا جاتا تھا یہ کہتا</p>
<p>جو کوئی کہتا تھا مجھے یہ کسے سمجھو مارا</p>	<p>میں کہتا تھا شیریں کے غم میں یہ حال مارا</p>
<p>غزل فراد</p>	
<p>سے صدے تری باتوں میں پڑے دل و جان دیکھا باقی رہا کیسا تصدق کر دیا اس کو بھی تجھ سے جو تو ہے شاہزادی والی تخت اگر تو روٹھتی حق پر مرے ساتھ بغل میں تو رہے خسرو کی لپیٹی ہر اک کے رخ سے دلشاد ہونگے</p>	<p>ہوے برباد اپنوں سے پچھڑے جو تو مانگے ہے اب ہے بگڑے جو مدت میں بباتھا گھراؤ بڑے تو بس ہم بھی ریونکے ہین لڑکے من لیتا میں تیرے پانوں پڑے بتا کیونکر یہ دل میرا نہ دھڑکے غزل گائیگے بٹ دل کے لڑکے</p>
<p>غزل شیریں</p>	
<p>ارے کیا لیا گیا میرے ساتھ لڑکے بھلا محلوں میں تیرا جی لگے کیا جو تو سائل بہ بلو سے کا چلا جا</p>	<p>لگا منہ چوٹے پونہ پکر دے نیابے جانور پچھڑے میں پھر کے گدا پھرتا نہیں کیا در پہ لڑکے</p>

اب آئی ساتھ تیرے جان دینے	ستی پھرتی نہیں کیا ست پہ چڑھ کے
مثل مشور ہے با دل جان بینا	پھلا ہے کون مرشد سے بگڑے
خیر کرنا کسی کا بادشاہ کو حال فرما دے	
دوہرہ حال	آیا تیرے ملک میں رہن ہے یا چو
	شاہاؤ کے عشق کا پڑا جہان میں شو
پڑا جہان میں شور کہ آیا یہاں ایک سے دہائی ہو	عاشق ہو اوسکا جو شہزادی اوس سے آئی ہے
کہ شاہا جی اوسکو جیسے نرسا جو اجب مت ہجھاؤ	کہ شاہا جی آن سولت نام نہ وہ شیریں کالاؤ
ایسا ہی دربار میں کوئی جو اوسکو چاہیگا	اگر نہ مانے سمجھانا تو پھر گردن مارا جاوے
حکم بادشاہ کا وزیر کو	
دوہرہ	پایح دامن بگڑے چکا اور ملک انعام
	اسپر بھی نہیں مانتا وہ ظالم ناکام
وہ ظالم ناکام مال اور زر پر لعنت کرتا ہے	فدا ہے اوسکے نام پہ ہر دم میرے نہیں ڈرتا ہے
وزیر کے بلاؤ و تیان شہر کی جو لکڑی بکائی	وزیر کے کیسا ہو چالاک دام میں اپنے لائیں
خبر و تیان جہدم اوس ظالم بد کی سن یاد دہی	جان سوا اوسکو مار بگی یا دام میں اپنی لاؤ بگی
حاضر ہونا دوستی کا	
دوہرہ	حاضر ہیں ہم دوستان اسی حاکم سرتاج
	ایسی کیا شکل ٹری ہمیں بلایا آج
ہمیں بلایا آج شاہ نے کیا وہ کام ہمارا ہے	نہیں شاہ کے بس میں ہو وہ دشمن کون بھٹا ہے
کہ شاہا جی اگر حکم پاوین فلک پر تنگ رہی لگاؤ	کہ شاہا جی اگر اجازت پاوین اندر کی پریان لائیں
کام جو کچھ ہم کرتے ہیں مشہور خلق سار ہے	جلدی یہ فرماؤ شاہ کو کام کو نسا پیا رہے
دوہرہ جواب	تم میں دونی کون ہے ان سب میں چالاک
	آل جہاؤ سے بھوس میں جل میں اوڑا رہا
جل میں ڈراؤ خاک بجائی نہر کی جسکی بائیں	پھل فریاد رکھ دو غامی یا داؤ سے گھبائیں ہوں

کہ دو تہی ری کرے جو میر کام بہت سن لے پائے  
کہ دو تہی ری شہر سحر جا نکل ادب بن مین آگ لگا دے  
ظاہر ہے کہ نہ جو جو سن لے ہوں  
بہا کے دشمن کو جیسے ام میں اپنی لاتے ہوں

دو درہ بادشاہ کا رانگی بھیرو میں

اگر تجھے امید برائی نہیں ہے

مار کے آگے جو دشمن ہے  
کھا لگتی ہے کمانی میر  
مثال دیکھو اور ہاتھ جو کھو  
گرتی بات بنائی میر  
بھوٹی ڈیگی بچن کی جو مجھے  
ہوئی تھی تجھے ڈرائی میر  
باد لے کر نہ تو باہر جاو  
ارہی تھو نہیں پھرتی ہائی میر

دو ہرہ جواب  
شاہ مجھ کم بخت نے سیکھے سارے بھاگ  
بھوس میں چنگاری کھون جل میں آگ  
دو تہی کا

جل میں لگاؤن آگ فلک کے تار توڑنیوالی ہوں  
کہ شاہی کہہ تو انجن لگا کے اب پاتال کو جاؤن  
نشتے میں اپنی جاکو اب پھرتی میں متوالی ہوں  
جو جو باتیں کہیں ہیں سب کچھ دیکھی بھالی ہوں  
کہ شاہی جھوٹی بولوں کچن نہر میں دسکی پاؤن  
کان کا نشتی ہوں بڑھو بڑھو بھوٹی ہائی ہوں

دو درہ دو تہی کا رانگی بھیرو میں

کہ میں بگڑی ہے بات بنائی میری

جویرا کا سن جگنو چمکتے  
مہاراجہ آگ لگا لیری  
مارا میرا نہیں جیتا پچا  
زیادہ ہے ہر مٹھائی میری  
لونا چار کو ترمن کیسی  
پوب میں پھرتی ہائی میری  
بادل کی بنی سن لے تا  
برکھ لے تو عزت اتھی میری

دو ہرہ جواب  
کام ایسا تو نے کیا جیسی کہہ رہی بات  
دیکھے گی جو کرو گنا سلوک تیرے سات  
بادشاہ کا

سلوک تیرے ساتھ کروں ایسا جو اک عالم جانے  
کہ دو تہی ری حاتم بھی سو اسحاق میری جاری  
میں تو سدا خالق کے نام پر جان اک تباہوں  
دھن دولت سونا مال کروں جو تو مجھ کو پہچانے  
کہ دو تہی ری خدا جان پڑی مصیبت کیسی بھاری  
غریب غزا کو دیتا ہوں اوسکو قہر ڈرتا ہوں

دو ہرہ جواب  
شاہ جو میں کہہ ہی اسے جان تو سنا  
سب ظاہر ہو جائیگا نہیں سانچ کو آج  
دو تہی کا

نہیں سانچ کو آج کہیں پہنچے بھی جھوٹو ہیں  
کھوڑی کام جو کرتے ہیں وہ غرت اپنی کھوڑ ہیں

کہ شاہاجی مین نہ دوئی نہیں چلن مین بیٹہ لگاؤ میری گر طہی ہوئی باتو نکو تم چاہو جهان پر کھینا	کہ شاہاجی باشت میری مہر جهان جی چکا چلاؤ سونا کسوی پر کس کر انعام ہمارا دلا دینا
---	---



دوہرہ جواب	دوئی جو کر لایسی تو یہ میرا کام سب سے سواد و لگا تھے دھن و انعام	بادشاہ کا
دھن و انعام ملیگا ملک خزانہ پاوے کی کہ دوئی رہی شال دوشالے اور صاکی چکچو پچاؤن کیسے گھر مین جائیگا تو نام نہ لب پر لاؤ سکی	ایسا کچھ دو لگا تھو کو جنی مجھ سے ہو جاوے گی کہ دوئی رہی و لگا خلعت رہی گلو دیا تھی طرہاؤ دولت الہی و لگا مین تو ساری عمر مین کھاؤ گی	

دوہرہ جواب دوئی کا	شاہا اب فرماے ہے وہ کیسی بات لکھ کر اوسکے حال کو دیکھ میرے بات	خسرو سے
لکھ کے دیجے ہاتھ حکم ہو جو کچھ جسد بجا لاؤن کہ شاہاجی بیٹے بیٹے میری طبیعت ہو گھر آئی جسے ستایا ہر حضرت کواوسکا نام مین سن پاؤن	کام کروں سرکار کا مینم جو طہر ہے پاؤن کہ شاہاجی مین بن پیدا کیو نہیں بن دانا کھاتی فرماؤ تو قتل کروں یا ہشتکین یا ہڈے لے لاؤن	

دوہرہ جواب شہر کا	عاشق شیرین کا جو ہی نام اوسکا فسرہ باد حیرت میری کر ہا لوگوں مین بر باد	دوئیوں سے
-------------------	--	-----------

لوگوں میں برباد کر دی عزت میری سوائی ہر کہ دوتی ری پیار ہا میں مال خزانہ او سکوبھاری نہر کاٹ وہ تنہا لایا ایسی مدد کئی ہے	اوسکے عاشق ہنسی عالم میں بس سوائی ہے کہ دوتی ری پر نہیں مانی اوسنے کوئی باجی ہا کوہ ستون کو اب کھائے ہر بات بھی ٹھہرائی ہر
روانہ ہونا دوتی کا کوہ پراور بیان کرنا فرہاد سیمرغ جانا شیرین کا	
دو ہر حال	یہ سن اوسنے پلاور سے بھرنین قابین چار سپوخی جا اوسنے ہر جان تھا عاشق زار دوتی کا
جہاں تھا عاشق ارا کیجا چلا چلا رونے لگی کہ دتا جی تو نے ظلم کیا کیا تم یہ کیا دیکھا پھرتے پھرتے برسوں کے بعد ہم کئی آن کھلتے تھے	لگی پیٹنے سر کو اپنے اور جان کو کھونے لگی کہ دتا جی تاکہ کا گھر اکدم میں نکال کے جگایا اوسکی ذات سے جیتے تھے مجھ سے لاکھوں پر تھے
دو ہر سوال	برصیا تو کیوں رد رہی کئی ساتھ سے چھوٹ بہری ہے گھر بار سے یا لیا کسی نے لوٹ فرہاد کا
لیا کئی لوٹ کھٹی تو جو ہر دم چھاتی ہے کہ بڑھاری ہو لو کہ بن میں جان نہ تو آئی تری بکلی دیکھ کے مانی مجھے چین نہیں آتی ہے	یہو بھوٹ کر بن میں جو تو دوتی اور چلاتی ہے کہ بڑھاری کہا جاو پکا شیر جھاگ جاگہ کو مانی کس کارن جنگل میں بیٹھ کر اپنی جان گنوائی ہر
دو ہر جواب	بیٹا او بڑا گھر بسا لٹ گیا میرا راج پلتی جسے خلق تھی وہ رانی مری آج دوتی کا
نری وہ رانی آج جو ہم بٹو نکوسدا کھلاتی تھی کہ بیٹا سے کج ہر اوسکا تھی مل میں تھی ہی خوشی کی شہزادی مالک رسن کی کھلاتی تھی	اور ایش کی دانا تھی لکھو لگی جان جلاتی تھی کہ بیٹا سے اوسکا ہی یہ کھانا جو میں نہ کھائی اوسنے کے مملو سے موتی کا تھا لپٹیں بھرتی تھی
تیشہ مار کر مر جانا فرہاد کا عم شیرین میں	
دو ہر جواب	محل میں تو شیرین مری کرتی میری یاد پہاڑ پر جیتا رہے اب کیسے فرہاد فرہاد کا
اب کیسے فرہاد جیے کیا راہ کا بھرنارا	
شیرین شیرین پکار کر اک تیشہ کو سر پر مارا	

کہ داتا جی مرے پر بھی ہا نام شیرین کا جاری کہ داتا جی آئی نڈا جگل میں غیب سے یہ کباری

دا درہ

سوریا بنیا بھنور میں ڈوبی بھنور میں بی بھنور میں ڈوبی  
سبک لے جان اپنی کھائی سوراختی پہر میں ڈوبی  
لوگرادہرئی پر جون گیا عرف نیا رانیا را  
نیہ کی نیا نکھٹا نہیں لاگی میری ڈونگی اور ہر میں ڈوبی  
نلوڈو کے سکے دا درہ دشمن کی کشتی نگر میں ڈوبی  
ہراک جا لکھ گیا نام شیرین کا رب لکھنے والا



خبر کرنا جاسوس کا خضر کو پیشہ مار کر مر چکا فراد

دوہرہ زبانی شیرین کے جو عشق میں پھرتا تھا برباد  
جاسوس کے پیشہ سر پر مار کر مر گیا وہ فراد

مر گیا وہ فراد غم شیرین میں جو دیوانہ تھا  
عاشق ہوا تھا شیرین پہ جو گھر اوجھا  
لاشہ پہ دی ہیں دند کے پہاڑ کے  
اڑنیکا نہیں ہوش ہراک کو بھلا آہ اور دانہ  
جان اوسنے دیدی اپنی سمجھاتا جسے زمانہ تھا  
محتاج وہ کہن کا جو جہنڈ و نہیں تھا  
جنگل کے آشیانی ہراک چھوڑ چھاڑ کے  
ہراک پھیر کی آنکھوں آنسو ہوار و انہ ہے

خبر کرنا وزیر زادی کا شیرین کو مرے فراد سے

دوہرہ زبانی کرتی تھی جسکے لیے تو اپنی جان نثار  
وہ شیدا اب مر گیا پیشہ سر پر مار  
وزیر زادی کے



تیشہ سر پر بار سجا رامرا خبر اب پائی ہے	جسکے لیے محل میں بننا تو بھرتی سوانی ہے
شہو تو جہان میں جسکی حبیب ہے	شیدا ترادہ مرگ کے پہونچا قریب ہے
یہ حال سنکے دلوں پر غم عجیب ہے	بننا تو عاشقی میں بڑی کم نصیب ہے
اوسکی خوش ترے مرنے کی خبر اڑائی ہے	تڑپ تڑپ کر بھارہ نے اپنی جان گزائی ہے
یہ حال کسی نے ترے عاشق سے کتنا	اب کسکے لیے کوہ ستون کا رستا
تو عاشق شیدا تھا یہ جس ہر جہن کا	اوسنے لیا اب رہتہ فردوس میں
مستی ہو کر گلیا رنگی وہ ہائے پکارا	اور تیشہ سے سراپا کیا آؤ دو پارا
افسوس تیرے دل کو نہیں اوسکی خبر ہو	ہے جھوٹ مثل آہ میں عاشق کی انہری
شیدا ترامر جا تو محلوں میں کر جہن	ہر جھوٹ کہ بے یار کے کشتی پر نہیں
جو حال سنے گا تجھے کھنکھن لکھنکا	خبر دہی ترے نام پر و حزن لکھنکا

دوہرہ شیریں کا	فال جبری بنامری تو منہ پرست لاسے	وزیر زادی سے
مر جاؤں میں اسے بن اوسکی لیکے ہلاکے		

اوسکی لیکے بکامروں میں مجھ کو چاہوالا	جیسے عاشق ہوا سوا غم کے کیا دیکھا بھالا
کہ بہناری اوسنیکس کو خدا ہر گاہت سے بچاؤ	کہ بہناری اوسکی آئی ہوئی موتا مجھ کو آؤسے
تو بھی دشمن ہوئی مری جو منہ سے بڑا نکالے ہے	بھلا بڑا ایسے بن مری تو کچھ نہیں دیکھے سچا ہے

دوہرہ جواب	بننا تو نہیں چھوڑتی ہے محلوں کا پاس	وزیر زادی کا
مرا پڑا عاشق ترا کوئی آس نہ پاس		

پاس نہیں جاتی تو اوسکے مجھ سے بات بناتی ہے	لاشع عشق کی تیرے بن میں نہ کھاتی ہے
کہ بہناری کیسی کٹر بنی دیا نہیں تجھ کو آتی	کہ بہناری کس پتھر کی بنائی تو زہنی چلتی
پر دیسی کو مار کے تو محلوں میں عشق اڑاتی ہے	اری اسی بیدردی پر تو مجھ کو بہ کھلاتی ہے

دادرہ وزیر زادی کا	
بہن تجھے کیسے کہ چین ٹری	
میں تو جگت کی ریت بتائی	اوسکی تو مجھ سے لڑائی



چاہت دکھاتی بڑی آئی تیسری بد گھڑی	عاشق کی اپنے خبر نہیں لیتی رام غلام اور بٹا کین اب	
شیرین کو	آہ کروں تو جب بنے چپکے رہا سجا سچ مجھے اوسکے بنا چھین چھین کاڑھی کھا	دوہرہ
مجھے زندگی دو بھر اور سانس بھی لینا بھارت کہ سناری بن میں چٹا لگا کے آب شادی اوی کی میں بت برتا ہوں سو می پر شادی	چھین چھین کاڑھی جان مجھ کو اپنی ہنسی کہ سناری سہاگ میں دن آگ محل کو چھو جلاؤ میرے لیے تیشہ کو جسے سر پر اپنے مارا ہے	
	سمجھانا خسرو کا شیرین کو لاش کے پاس آکر	
خسرو کو	کیون جگل میں رو رہی کرے ہے کسا سوگ جان نہ دے مزدور پر ہنسیں کے جگ کے لوگ	دوہرہ
بہن میں ہارن شید کی کیا تو داغ لگاؤ شہزادی سی شوق و سپر ہوئی جینیں تھکاو شاہو کو کل میں پیدا ہوا حق داغ لگاتی ہے	ہنسیں کے جگ کے لوگ بروہی کمان گناتی ہے شہزادی سی نہ میں پڑ کر تو نے اپنی لاج گناتی کسر کی تو بہو شہزادی میری کھلاتی ہے	
شیرین کا	کے سہاگن تو کسے تیرا کسے سہاگ خسرو تیرے سہاگ میں تی ہو نہیں آگ	دوہرہ جواب
گدا کو گر دل اپنا چاہے بہر شاہنشاہی ہے کہ شاہاجی بتایہ ظلم کر کے بھلا کیا تو فی پایا میں اوسکی دیوانی ہوں اور میرا وہ دانی ہو	دیتی ہو نہیں آگ تری شاہی سو بھلی گدائی ہے کہ شاہاجی تو نے اوس کو نام شاہی کا شایا اوس غیب کو مار کے تو نے کمانی دتو پائی ہے	
خسرو کا	مزدور و نکو چاہ کر میری گنوائی لاٹ حال تو اپنا تو بتا کیسا تیرا سزا	دوہرہ جواب
عشق جتا کر غیر و نکامے تن میں لگ لگاتی ہے کہ شیرین سی شاہو کو رو بردہ آہر و میری جانی کمان طبعیت تیری ہے نہیں ہو نہیں لگاتی ہے	کیسا تیرا مزاج بات کرنے اب نہیں شرماتی ہے کہ شیرین سی اب جو تو فرد کو عاشق اپنا بناتی میں تھک کو سمجھتا ہوں تو میری جان جلاتی ہے	

دوہرہ جواب	ظالم تو اب بنگیا باتیں نہ کر گنوار دل تیرا ٹھنڈھا بنوا اور غریب کو مار	شیریں کا
------------	---	----------

اوس غریب کو مار کے تو مجھ کو سمجھانے آیا ہے کہ ظالم سے تو نے ایسی خطا بتا کیا اسکی پائی دیکھ لہجے غم یوسف میں کیا حال بنایا ہے	کس پائی نے ہبکا کرتے سر پر پائی کا پیر کہ ظالم تھے ہاتھ لہو میں بھرا جان و سکی ہنٹھہ غم کی کا دیوانی ازل سے ہوتا آیا
--	--

واورہ شیریں کا	جلا جا رہے گنوار تو نے عشق نہیں جانا
----------------	--------------------------------------

اگے مرے تو یہ باتیں بناتا میں تو اسی پر صدمہ نہ ہوئی	نہیں تیرے دھرم کا ٹھکانا تو ہو جا محل کو روانہ	مار کے تو نے غریب بچا لے مجھ کو کرے ہر بنا رام غلام اور باکتیں میں میرے تو نے کہا نہیں بنا
---	---	---



دوہرہ جواب	بہنا رو اور جان کو گھو بیس میں آنا ہاتھ میں بلا کچھڑا جگت سے چھوٹا تیرا ساتھ	وزیر زادی کا
------------	---	--------------

چھوٹا تیرا ساتھ کمان ہیر میں طا پاوے گی کہ بہنا رہی کر دہ رو رو کر عاشق کی اپڑی بھاری	جان نکل گئی برکھٹی مٹی یہ مٹی میں بلجی دہی کہ بہنا رہی بلجی کی اکدن مٹی میں مٹی بھاری
--	--

بھی تو کیا مدت تک بننا اسکا رخ اونٹھا دیگی  
یہ صورت نہیں ملنے کی غم میں گھل کر جاوے گی

وہ ہرہ جواب  
حق نے بساے اے بہن لاکھوں ملک جاہ  
شیرین کا  
پریت کو رانی کرے رانی کرے پہاڑ

رانی کرے پہاڑ بناتا مگر دی میری داتا  
کہ ہناری گو تم کہہ کی لاج کہی گراہ کو گچ چھوایا  
اوسن آتا کے آگے جو کوئی اپنا پسینا ہے  
کبھی چھوڑاتا ساتھ کبھی وہ بچھڑا ہوا ملتا  
کہ ہناری دھر کے زنگھڑو پاپ پہنایا  
سبکی بنی بگاڑے ہے اور بگڑی ہوئی بناتا

دادرہ شیرین کا

میرے داتا کی کیسی لاپارا

کھینچہ پھاڑ پھندا بچا یو ہرنا کشت کو مارا  
گراہ کے پیر پر جلاہین جل سے گجراج اوبھا  
بلا خلیفہ کسے بنتی کر  
ہے تجھ بن کون ہمارا

وہ ہرہ جواب  
بہنا تو نہیں مانتی چھوڑ مرے کی اس  
ویرزادی کا  
تو بھی جان گنوا نیکی بیچہ لاش کے پاس

بیٹھ لاس کھائے کھانک وروین بہا دیگی  
کہ ہناری بنائے کوئی مکان تو اس چکا کیناری  
تمام عمر و نیکی بس تو بھی او سکونین پاویگی  
ارمی دیوانی کیلے گی تو بہت تک بہا دیگی  
کہ ہناری جھاڑ کھتی کرے تربت پر توشید کی پیاری  
جے گی جب تک جو گن بیکر تن پر بھسم ما دیگی

اونغزل ویرزادی کی راگ سیندرا میں

اے کسٹلے نہ اس غم میں میر جان بھر  
سندگی بھول گئی داتا کی اوسکے غم میں  
آج جو آیا ستر امین ہر وہ کل جاوے گا  
اسکے جینے کی توقع یہ جو توہی ہے  
نشاہ ہو رخ غزل ٹپکے تو باقول کی  
لاکھان مر گئے ہیں حسرت ارمان بھر  
سج بتا کسے دیوانی یہ ترے کان بھر  
سے فرہین کوئی دم کہ یہ حمان بھر  
ہو کہ کبھی ہیں دلین ہر نادان بھر  
دادو نیلے تجھے مدد ہا میں شاخاں بھر

دعا مانگنا شیرین کا درگاہ الہی میں واسطے زندہ ہونے فراد کے

دوہرہ	داتا تجھے مانگتی برھیلائے ہات بیت دیکر بیت رکھے کر لون دودوتا	شیرین کا
کر لون دودوتا پر بے کا یہ خیم سنگھاتی ہے کہ داتا جی میری بھی گون اب اسی کو تھ کرادی پنا پوریش کے نارائندہ جگ میں کیا کھلاتی ہے	اے چھوڑے ہوئے اکیلا آج لاج مجھے آتی ہے کہ داتا جی بیوہ مست کر مجھے کرم سے اے جلا اور بنا جیو جیسے کا یا مٹی ہو رہ جاتی ہے	
غزل شیرین کی راک سیندرا میں دعائیتہ		
ملک باد ہے یا کہ یہ دیران رہے تن سرا میں پڑی جب تک میر جان رہے بعد کچھ روز کے دونوں کو طلب لینا ایک دن بھی نہ واسل مسیر اوسکا سر خرد کرے جہان میں کرم نہ کو داتا یا الہی میں دم نزع نہ بھولوں تجھ کو لاکھ سو جا زمانہ ترا دشمن بادل	پر اٹھی مے فریاد کی خوش جان یہ مسافر ترا گھوٹن مے مہمان سے جب گردل میں نہ باقی کوئی ارمان آج تک پیہ بغفلت سو بھر کان سے یہ جو جی ہے تو اوگو نہیں مرمان سے کلمہ لب پر ہے اوستا اور ایمان سے ڈرتے کیا ہے جو اللہ مہربان سے	
سمجھانا وزیر زادی کا شیرین کو		
دوہرہ	بہنا کنا مان کے بہانہ ایسے قیر اب عاشق کی لاش کی کر جلدی تیر	وزیر زادی کا
کر جلدی تدبیر خراب اسکی مٹی ہو جاو گی کہ سناری اٹھا اسکا مٹو جان اپنی گتو او جو کچھ لاش لکھی ہے تن میں اتنی آدھی جاو گی	لاش نہیں ہاتھ آو گی جواب مٹی نہیں پاو گی کہ سناری چاہے تو مر جاو نہیں مٹتا اسکو ایک گھڑی او میں بڑھکی اور نہ کچھ گھٹ جاو گی	
ٹھہری وزیر زادی کی سیلو میں		
میر بجان کیسی نظر بازی تجھے کھائے گئی گھڑی بل میں		
رین دنا موہ کلیت مٹی		
میر بجان		

میت دیکھ ان اوت پھر بادلی	نہیں چین پرت ہے محل میں
میسری جان	
ایضاً لکھ خان کی ٹھہری گھن	جی اچا تراک میں جی اچا تراک میں
میر جیساں	
جواب ینا شیریں کا وزیر راوی کو سر فریاد کا زافو پراپنی رکھ کر	
دو ہر زبان	شیریں کے
فرانیند سے جاں کو لکھ لکھ دیکھ دیکھ گھاری	منہ کے اپنے بول سنائے بن بھونکی ہاری ہون
شیراز سے فراتوا ٹھکے بیٹھ نیند کے مائے شیر	نہید اسے سبب گھاس میں بد نام ہوئی ہون طرے
بن تیر بن ارث ہوں اس نہیں بیت کی رتی	ابا لسی کھیاری ہون گل میں اپنوں کو جاری ہونا
ٹھہری شیریں کی راگنی سلوین	
میرادہ فریاد سینہ سے جان اپنی گنوا کے گویا بن میں	
جائے درس کی پیاسی چہرہ نشی	موہیا سا بھگتیوں میں موہیا بھگتیوں میں
تم تو اسے فریاد سدا اور کہنے کو تھک	کوی بیان چھوڑا گویا نہیں کہ موی بیٹا چھوڑا گھنیر
رام غلام اور بلا سے کہتے	ارو بکا لگیوں میں ہکا لگیوں میں
غم کرنا شیریں کا بروکس میں	
کیا کیا میر حق تو	کر لکھن میں دیکھ والا
مرا تو بایے دل جانی	جوتھا اک چاہنے والا
جو تیرے سنگے جاتی	جوتھکو جان دیا کھتا
جدا گھر سے جو ہم ہوتے	کیون تنہا مجھے چھوڑا
کہدین جاہم سوتے	اب ٹھوٹے کو نکھوڑا
دعا مقبول ہو نا شیریں کا وزندہ کرنا خواہ خضر کا فریاد کو	ساکن تو بنی رہتی
دو ہر زبان	
خضر نے اگر یہ کہا دعا ہوئی مقبول	خواہ خضر کے
دو ہر زبان	دو ہر زبان

سو گھٹہ ہمارا بھول بھی ظلمات کے دوڑ آیا ہوں  
کہ لڑکے رسے اسکا کلہنا دیکھ مجھے دہانے بھیجا  
جلد سے ہو کھڑا یہ پی لے آب حیات کا پانی ہے

قطرہ آب حیات سے نہ دیکھو آپ کی خاطر لایا ہوں  
کہ لڑکے رسے حکم ہوا خاتون کا مجھ کو آجیلات بھیجا  
دود دہا تین کر لے اسکا کلہنا جان تو جانی ہو



بھجن

جو مالک ہے رہتا ہمارا

ساتھ نہیں نیچو کا کوئی جھوٹا ہو جگ سنا  
خراہند سے چیت تو مور کھنچ غفلت کا مارا  
دھرم کا دھن نہیں جڑا صبا کا لاد اہنا  
سٹھ بادل پر کر پانچے مور کھنچ تارا  
جو ہے تن یہ جم کا ساتھی ہو جاو گناہا  
جو مالک دین دنیا تیرے سر پہ اجل کا بچتا ہے نقارا  
دھرم کا دھن نہیں جڑا صبا کا لاد اہنا  
سٹھ بادل پر کر پانچے مور کھنچ تارا

زندہ ہو جانے فریاد کا بید آنے خواجہ خضر کا اور سوا اجواب ہونا آپس میں شیریں فریاد

فریاد کے

کمان بنین کی تو نے جا کے مٹی میری خراب  
مرکز بھی تیرے چہر کا محسوس ہوا عذاب

دوہرہ زبانی

مجھ کو با عذاب لطف مشکین تیری یاد آتی تھی کہ شیرین رمی تڑپ ہا چھڑایا دین تیری پیاری کیا عہد زخم دوبار اتن مین جان میرے آئی	آٹھ سو کنگے سے اندھیری گور کی بھی نہیں جانتی تھی کہ شیرین می ایکا ایک دہان کھل گئی آٹھ سو ہماری قسمت مین تھی ہوا جانکی برہمائی سو پھر کھائی
--	---

بھجن

تو نے استمک نہ بیچیا پہ چھڑا

ستے ستے رنج و الم دل پہ کے سجھاٹو بھائی بند اپنا بیگانہ سکا ناتا توڑا جب سائل ہوا صل کا تجھے کرتی رہی نکلتے بلا خلیفہ کے یہ نکلتے جانی نہیں چھڑا	تو ہی کر انصاف کو لسا جور و شتم کیا تھوڑا تو نے تیرے کارن کوہ ستون کو کر دیار ڈارو تو نے تیرے عشق کر سیاہین ہا فکر کا دوڑا تھوڑا تو نے صدمے ہون اوسکے جن میرا توڑے کے دوڑا تھوڑا
---	---



سوال	گرہ بند سوال جواب شیرین فراد	شیرین کا
افسوس مر گیا تو مرے انتظار پر فسرہ دارم کر تو مرے حال پر	بلیٹی رہی محسب مین تیرے قرار پر لوکا لگا کے آئی ہوں سولہ سٹکا سپر	
جواب	رہنے دے اپنے پاس مجھے کو ہا پر جھاڑو دیا کر ونگی مین تیرے قرار پر	فسرہ دارم



اک دن نظر نہیں کی مرے جسم زار پر  
میں نے تو جان دی ترے قول و قرار پر  
تجھ کو رہا غم زور اوس اپنی بہار پر  
تو نے نہیں خیال کیا جان نثار پر

سوال  
میں مر گیا جب آئی تو روئے مزار پر  
پتھر پڑین اری ترے ایسے پیار پر  
شیرین کا

اک دن خوشی کے ساتھ کوئی دم بسر نہ کی  
ثروت پہ تیرے واسطے میں نے نظر نہ کی  
کس ات تیرے جہیزین رو رو سحر نہ کی  
تڑپا کی رات دن وے تجھ کو غم نہ کی

جواب  
رہنے دے اپنے پاس مجھے کو ہمار پر  
جھاڑو دیا کرونگی میں تیرے مزار پر  
فرما دکا

گھر سے بھاگے تو نے کی مٹی مری خراب  
محشر کے روز ہوگا ہمارا ترا حساب  
حسرت ہی رہی نہ پلائی کبھی شراب  
کیونکر نہ دون سوال کا تیری میں جواب

سوال  
میں مر گیا جب آئی تو روئے مزار پر  
پتھر پڑین اری ترے ایسے پیار پر  
شیرین کا

جو کچھ کے بجا ہے وہ اے میرے جان نثار  
جی میں ہے درہون ترے آگے گٹا مار  
جب توئی کیڑی سے درہون تیرے گوار  
منظور زندگی میں اب مجھ کو دینا مار

جواب  
رہنے دے اپنے پاس مجھے کو چھوٹا پر  
جھاڑو دیا کرونگی میں تیرے مزار پر  
فرما دکا

تو نے کہا کہ کوہ کو چھاتی سے میری ٹال  
پر تو نے ایک دن نہ دکھائی شبِصال  
مر مر کے میری جان یہ لایا نہ نکال  
یا تک سہ پہر ہو گیا جینا مجھے دیال

سوال  
میں مر گیا جب آئی تو روئے مزار پر  
پتھر پڑین اری ترے ایسے پیار پر  
شیرین کا

رویا کی تیرے جہیزین بیٹھی کسین رہی  
غم کے سوا کبھی نہیں خندہ جبین رہی  
غافل ترے خیال سے کہ دم نہیں ہی  
تیرے بغیر جب ہی اندھو گین رہی

جواب  
رہنے دے اپنے پاس مجھ کو ہمار پر  
جھاڑو دیا کرونگی میں تیرے مزار پر  
فرما دکا

مرتا رہا میں تیرے سیلے آہ کوہ پر	خسرو کی آبرو کا رہا تیرے دل میں دھڑ
چل دے میرے رو برو ایسا خرمی نکر	ہوتا ہے عاشقی میں کوئی ایسا خمبہ
سوال	میں مر گیا جب آئی تو روئے مزار پر
پتھر پڑیں اری تیرے ایسے پیار پر	شیرین کا
بہر خدا تو بخت نہ جو کچھ ہو مقصود	لیکن نظر سے اپنی نہ کر پیارے مجھ کو دو
جو چاہے دے سزا میں گنہگار ہوں ضرور	شرمندگی سے بات یہ کہتی تیرے حضور
جواب	رہنے دے اپنے پاس مجھے کو ہمار پر
جھاڑو دیا کرونگی میں تیرے مزار پر	فرہاد کا
کھو دیا کیا بہاڑ میں تیرے لیے ضرور	محنت کی ایسی مینے کہ تن ہو گیا ہے چور
دل سے نہیں گیا تیرے اس حسن کا غور	سمجھا کی مجھ کو غیر سے بدتر تو رشک حور
سوال	میں مر گیا جب آئی تو روئے مزار پر
پتھر پڑیں اری تیرے ایسے پیار پر	شیرین کا
اب تو خدا کے واسطے شکوہ نہ لب پہ لا	مشتاق ہوں وصال کی جلدی گلے لگا
دل تیرے اشتیاق میں از لب ٹپ رہا	کر دے معاف مجھ سے ہوئی ہو جو کچھ خطا
جواب	رہنے دے اپنے پاس مجھے کو ہمار پر
جھاڑو دیا کرونگی میں تیرے مزار پر	فرہاد کا
کیون چھڑتی غریب کو مفلوئین اپنی جا	میں آتش توئی کی ہے مت پاس میرے آ
جلبے کی ابھی جو بڑھائیگی دست و پا	اب بھی خدا کے واسطے تومان لے کما
سوال	میں مر گیا جب آئی تو روئے مزار پر
پتھر پڑیں اری تیرے ایسے پیار پر	شیرین کا
فراد ہنسکے دل مراد دل مل ہے	جناب بھی تیرے آگ میں چھسکے قبول ہے
مرداؤں تو بھی عشق کی دولت حاصل ہے	گر حال دل کموں تو نہ بی یہ منول ہے
جواب	رہنے دے اپنے پاس مجھ کو ہمار پر
جھاڑو دیا کرونگی میں تیرے مزار پر	فرہاد کا

مارا گیا پہاڑ پہ مین تیری ذات سے جسے چھوڑا یا شیرین مجھے تیری سانس سے	اور زندگی گنوائی میاں اپنے ہاتھ سے محرور ہو خدا کرے اپنی حیات سے
سوال	مین مر گیا جب آئی تو روئے مزار پر پتھر پڑین اری ترے ایسے پیار پر
جب مر گیا پہاڑ پہ تو تیشہ مار کے سارا سنگار آج ترے سر پہ وار کے	مین رائد بن گئی وہین چوڑیاں اوتار آئی ہوں پاس تیرے اب اس نہیں ہار کے
جواب	رہنے دے اپنے پاس مجھے گو ہمار پر جھاڑو دیا کرونگی مین تیرے مزار پر
تیرے لیے یہ عمر ہے کافی پہاڑ مین کھاتا رہا یہ دھوپ ہمیشہ او جاڑ مین	پھرتا رہا دکھتا مین جنگل کے جھاڑ مین بیٹھا مین ایک دن نہیں سایہ کی سڑ مین
سوال	مین مر گیا جب آئی تو روئے مزار پر پتھر پڑین اری ترے ایسے پیار پر
با دل زبان کو روک لے گئے نگربان لکھنؤ مین حال رنج کے قاصر ہوئی زبان	کب تک کیگا شیرین کے اس غم کی داستان ڈرے کہ غم سے گرنے پڑے سر پہ آسمان
جواب	رہنے دے اپنے پاس مجھے گو ہمار پر جھاڑو دیا کرونگی مین تیرے مزار پر
با دل تجھے یہ طول پہ ناحق خیال ہے فریاد کے اب عشق کا جو کچھ کہ حال ہے	سینہ مین روک لے جو بھرا کچھ طال ہے ظاہر گرہ سے رنج جواب و سوال ہے
خاتمہ	مین مر گیا جب آئی تو روئے مزار پر پتھر پڑین اری ترے ایسے پیار پر
سبھا	دوہرہ
با دل نہ کو زبان کو کہ نہ کہانی طول دفن مین اب فریاد کے ہو علدی مشغول	

ہو جلدی شغول کھڑا انتظار ہر ایک مختار ہو کہ وانا جی جو کچھ مجھے ہو سکا کہے تمہیں سنیا تو ہی مدد کر خالق میری جھکوتیرا سہارا ہے	مٹی مینے کو عاشق کی آریا عالم سارا ہے کہ وانا جی مجھے سو کھڑے کیا کن کھانسی ایسا پایا ایک کیلا مین ہو صوبہ بادشہن جان ہمارا
--	---

دوہرہ زیبانی	اہل سخن سے عرض ہی کرین قصور معاف غلطی پاوین جو کہیں اد سے بناوین صفا	مصنّف کے
--------------	---	----------

اوسے بناوین صافی ہی اولترا امید ہمارا عیب کھینچو دے دشمن جوہن اونکا نہیں خطر ای بار اول فرگاہ خدا مین ہاتھ اٹھا کر دقا پڑھنے سننے دالو کے حق مین یہ دعا ہمارا	کس اہل سخن کو ہر دم لازم پر وہ داری وہ نود مین ہر گز نہ دیکھو کھانسی ہر گز گنگار ہون خطا وار ہون حم کی نوکر چھپے کرم رہے مولا کا سب پر بھی زبا نہر جا رہا
--	--

— — — — —

تاریخ وقات صداقت اساس لالہ بلدیو داس گرو مصنف شریک

دوہرہ بیان	جیت سدی کی تیج تھی اور دن بگل وار سن ہندی اوٹیس سوٹیتیس کرو بجا	سمیت کا
------------	--	---------

تینٹیس کرو بجا رہاے کہ جھگت سدا شیو کیا کہ راجہ جی رہا ماتم بڑا بن کا او سکے جاری دلائی کا پیشہ تھا پر کرتے تھے ساہو کاری	پڑھ بوان کیلا س گئے بلدیو داس کیو سجا کہ راجہ جی او سکے مر سے رو گھر نہیں ناہی دھرم راج گدھی تھی کوٹھی مین بن تھا دھرم جاری
---	---

قطعہ تاریخ طبع کتاب طبع زاد منشی نرائن بخش صاحب تخلص اقم خلف  
جناب منشی گو بند پر شا و صاحب فصلا لکھنوی

چھپ کر پکارا ہو گئی جب سے قابل صا و نظم بادل	یہ لطف نزا و نظم بادل راقم نے لکھا یہ عیسوی سال	عین آنکھوں نے جسے دیکھا بولا شیرین فراد نظم بادل
---	--	---

# قصیدہ مسدس دعائیہ وق در ملح بہا در شاہ ظفر بادشاہ دہلی

سریر آرمی گردون جب تلک سلطان و ہو	قمر دستور عظم مسد را علی سعد کبیر ہو
عطار و میر منشی زہرہ ناظر آسمان پر ہو	زحل میر عمارت ترک گدہ دون میر لشکر ہو
سرہفت آسمان جب تک کہ دور ہفت اختر ہو	الکسی یہ بہا در شاہ شاہ ہفت کشتہ ہو
رہے نام شیخان تا نگین حکمرانی سے	رہے نام فریدون تا جہنم کا دیانی کر
رہے دارا کو تا نام آوری تلج کیانی کر	سکندر تا مہو تا می سکندر کشورستانی کر
ترا سے حسد و الما چشم عالم شہر ہو	سیر سلطنت پر تو ہمیشہ داد گستر ہو
سبحا ریاض سوتا ابر ہو اور ابر میں پانی	روان پانی سے تا دریا ہو اور دریا کو طغیانی
زین میں تا ہو کان اور کان میں ہو جو کانی	پی جو ہر ہو قیمت اور قیمت کو فراوانی
ترے شمشیر جو ہر دار میں نصرت کا جو ہر ہو	ترے قبضے میں بحر پر گہر ہو کان پر زہر ہو
رکھیں تاعز کو آتش پہ اور آتش کو بحر میں	گل تر تا ہو گلداران میں تری ہو تا گل ترین
رہے ناف میں شکر ذفر اور بو شکر افون میں	صدف میں تا ہو گوہر اور ہو تا آب گوہر میں
ترے ابر کرم سے باغ عالم تازہ و تر ہو	شمیم خلق سے تیری جان یکسر معطر ہو
طریق رہبری میں خضر ہو جب تک ہایت فن	سہارا ہو دے تا بہر غریق الیاس کا دہن
رہے ادیس تا قطع تعلق سے جہان بسکن	سیحاکا ہو بالا خانہ تا خورشید سے روشن
جہان عمر سے تیرے جہان سارا منور ہو	فسر و غ اسلام کو ہو رونق دین ہمیز ہو

شفق گلگونہ ہو جب تک سحر کے رومی نیکو کو  
شریاء نور تنہا نکمستان کے ہو دوسے بازو کو  
کرے آ رہتا شام اپنے موے گیسو کو  
کرے دسے سے تا قوس قزح سبز انبیاء کو

لب پان خوردہ دشمن کے لبو سی تیر خیر ہو  
سہر بدخواہ فندی تیری انگشت خان پر ہو

گلستان میں ہونا گل اور گل سوشاخ ہو زیبا  
نہال تاک میں انگور ہو انگور میں صہبا  
نستان میں ہونا نے اور نے سیغمہ ہو پیدا  
نشہ صہبا میں ہو اور نشہ ہو جیتا شاطرا افزا

شراب عیش سے خالی بھی تیرا نہ ساغر ہو  
ہمیشہ حبش حبشی سے تیرا جشن بہتر ہو

ہے تاکام دینداروں کو احکام شریعت کی  
ہے تاکابدوں کو شوق محراب عبادت کی  
خوشی تاجاجیون کو ہو و کبے کی زیارت  
نماز اہل سنت تا ہو سب میں جماعت

ترا خطبے میں ہونا نام اور خطبہ زیب بھر ہو  
ترا حامی ابو بکرؓ و عمرؓ عثمانؓ و وحیدؓ ہو

قلم تارستی پیشہ ہو اور کاغذ صفا آئین  
زبان پر تاسخن ہو اور سخن میں معنی لکین  
قلم تارستی پیشہ ہو اور کاغذ صفا آئین  
زبان پر تاسخن ہو اور سخن میں معنی لکین

ترا مداح دائم حسرت و اذوق سخنور ہو  
ہمیشہ تہنیت خوان ہو دعا گو ہوتا گر ہو

## خاتمہ الطبع

الحمد لله والمنة کہ کتاب تفعی نہاد قصہ شیرین و فرہاد من لقینفات شیخ عباد اللہ مدحہ  
عرف بادل متخلص بریج بصحت تمام و سعی مالاکام باہتمام شیخ محمد عبدالعزیز  
صاحب مالک مطبع غزنی کا بنور چھاپی گئی

نام کتاب	نام کتاب	نام کتاب	نام کتاب	نام کتاب			
گلزار اسراریم قصه برای کودکان	۱۰۲	لیلی مجنون برش شامل	۲	مجموعه بنجاره نامه بی	۱	کلیات آتش	۸
چشم شیرین	۱۰۱	بار و ماه	۱	عجایب القصص طاهره	۱۰۱	کلیات نفوس	۱۲
جگر نامه	۱۰۰	مجموعه سپاهی نادر	۱۰	مرات العروس	۹	کلیات مومن	۹
ایجاد و گدازین	۱	شاهنامه اردو با تصویر	۱	بنات انوش	۸	بهارستان سخن	۸
مجموعه چهره نامه برای بچه ها	۱	طالع نامه از استاد میرزا	۱	توتیه الفوج	۹	دیوان رنده	۱۱
قصه دگر عربی	۵	کبک کنانی	۱۰	کتابخانه بی	۲	دیوان ذوق	۲
پداوت اردو قاسم علی	۸	سرایی قصه نیم	۸	شعری ابرکرم	۱۰	دیوان شمیدی	۲
الینا عبرت و عشرت	۴	قصه گلخانه نظم	۸	اندر رسبها هر دو	۱۱	دیوان لطیف	۱۲
شعری گلزار نسیم	۱	بانه عاشق گل و زعفران	۲	عجایب الخفوات	۱۰	دیوان امیر	۱۰
خانه عجایب منظوم	۱	گلخانه شجاعت و رحمت	۱۲	مطلع العلوم اردو	۱۲	دیوان نیاز	۲
نکد من	۱	سکنه نامه بر بی بختی	۱۰	مطلع العلوم فارسی	۱۰	دیوان غالب اردو	۱۰
بریه انظار	۱	مراپای پرست	۱۰	جذب القلوب فارسی	۸	دیوان درد	۱۲
شعری میر حسن با تصویر	۱	لیلی مجنون نظیر شکر	۱	جذب القلوب اردو	۸	دیوان صبا	۹
میرزا اردو منظوم	۱۰۲	کورای نامه و پیشه نامه	۱۰	عجایب فرنگ	۹	دیوان ضامن	۱۰
الینا مصنفه سنده کشور	۵	قاصد نامه و پیشه نامه	۵	شعری دریا چمن	۱۰	مجمع الاشعار	۱۰
بستان حیات و نقشه جوده	۴	معنی و لغت و ادب و عیال	۴	شعری مرثی	۲	چمن بی نظیر	۱۱
قصه کورنس	۱	شاهین مطبوعه بی	۱	<b>دیوان و غزلیات اردو</b>		نضای مینستان	۲
شیرین خسرو با تصویر	۱۰	سوداگر بی مطبوعه بی	۱۰	کلیات تراب	۱۱	قانون راگ	۳
بهار و فنس منظوم	۱۰	مجموعه زلفها و شعری حسین	۱۰	کلیات سودا	۱۰	نظم و گلشن	۱۱
بنجاره نامه	۱	وکل باکاولی مطبوعه بی	۱	کلیات نامح	۱۱	گلشن ناگ	۱۱



نام کتاب	تعداد	نام کتاب	تعداد	نام کتاب	تعداد	نام کتاب	تعداد
مکمل شمس الامانت	۱	شرح عمودی اردو	۵	مالک و قاری	۱	تمام کتاب	۱
مجموعه جاره ارسه اردو	۱	تتبع المذاقین اردو	۳	ملاطی اردو	۱	مکمل شمس الامانت	۱
مکمل سخن	۱۲	حیرت الفقه اردو	۱۰	شواهد النبوة فارسی	۱۲	مکمل سخن	۱۲
نقش سلیمانی	۱۲	سجد صمدی	۱	مطالع النبوة اردو	۱۲	نقش سلیمانی	۱۲
مکمل سلیمانی	۱۲	تحفة الاحیاء اردو	۱۲	مراجعات النبوة فارسی	۱۲	مکمل سلیمانی	۱۲
مجموعات سلیمانی	۱۲	دوازده مجلس اردو	۱۰	مراجعات النبوة اردو	۱۲	مجموعات سلیمانی	۱۲
بیاض سلیمانی	۲	صبح کاتاره	۳	مبارک شاهی فارسی	۲	بیاض سلیمانی	۲
طلمس مجاب	۲	قیامت نامه و شربت نما	۲	صمد پند تعالیم حکیم قاسمی	۲	طلمس مجاب	۲
حرز سلیمانی	۸	جنگ نامه کرطی	۱۰	پند نامه فرید الدین عطار	۸	حرز سلیمانی	۸
منافع الخلائق	۵	نیشا پور خفیف صاحب	۳	نیشا پور خفیف صاحب	۵	منافع الخلائق	۵
اندر رجال خرد	۲	مجموعه و نهات نامه	۳	نیشا پور خفیف صاحب	۲	اندر رجال خرد	۲
ایضا کلان	۹	مولود و شید اردو	۱۰	ایضا کلان	۹	ایضا کلان	۹
غنی برنگ	۵	مولود و شریف مبارک	۱۲	غنی برنگ	۵	غنی برنگ	۵
منتخب حکایات طفر	۶	خدا کی رحمت	۵	منتخب حکایات طفر	۶	منتخب حکایات طفر	۶
دیوان محسن	۱	ناظر عاشقین اردو	۱۲	دیوان محسن	۱	دیوان محسن	۱
کتاب و نیات		کتاب و نیات	۱۲	کتاب و نیات		کتاب و نیات	۱۲
		کتاب و نیات	۱۲			کتاب و نیات	۱۲
مجموعه جرات و بی باکی	۱۲	مجموعه جرات و بی باکی	۱۲	مجموعه جرات و بی باکی	۱۲	مجموعه جرات و بی باکی	۱۲
مذاق العارفين تبریم	۱۲	مجموعه صبیحان اردو	۱۲	مذاق العارفين تبریم	۱۲	مذاق العارفين تبریم	۱۲
کتاب و نیات	۱۲	مجموعه صبیحان اردو	۱۲	کتاب و نیات	۱۲	کتاب و نیات	۱۲
کتاب و نیات	۱۲	مجموعه صبیحان اردو	۱۲	کتاب و نیات	۱۲	کتاب و نیات	۱۲
کتاب و نیات	۱۲	مجموعه صبیحان اردو	۱۲	کتاب و نیات	۱۲	کتاب و نیات	۱۲
کتاب و نیات	۱۲	مجموعه صبیحان اردو	۱۲	کتاب و نیات	۱۲	کتاب و نیات	۱۲